رونے لگے جو ہائے وہ تحفہ ڈھانپ کے
لاشِ حسینؑ رہ گئی بس کانپ کانپ کے

۶
زینبؑ نے کی جو لاشۂ شبیرؑ پہ نظر
ہے ایک خط بدستِ شہنشاہِ بحر و بر
دیکھا کہ دونوں ہاتھ پڑے ہیں ادھر ادھر
صغراؑ کا نامہ نکلا وہ دیکھا جو کھول کر
آکر کہا یہ قوم اسد نے زبان سے
صادر ہوا ہے ظلم یہ اک سارباں سے

۷
لاشِ امامِ پاک پہ روتی تھی یاں بہن !
اک سمت سر کو پیٹتی تھی دشت میں دولہن
اکبرؑ کی لاش پہ وہاں بانو تھی نوحہ زن
مقتل میں روتے پھرتے تھے سجادؑ خستہ تن
بازو پہ ایک لاش کا رو کر ہلاتے تھے
تلقیں کی طرح حال وہ اپنا سناتے تھے

۸
لاشِ پدر کے گرد پھرا عابدِ حزیں
اے ابنِ بوترابؑ ترا فرش ہے زمیں
بولا کہ السلام علیک اے امامِ دیں
بعد آپ کے خیام میں در آئے سب لعیں
دی آگ ہائے خیمۂ آلِ رسولؐ کو !
سر ننگے لائے بلوے میں بنتِ بتولؑ کو !

۹
اس دم یہ آئی لاشۂ شبیرؑ سے صدا
کیا احتیاج کہنے کی میں سب ہوں جانتا
اے عابدِ حزیں تجھے شاباش مرحبا
لازم ہے تجھ کو صبر کہ خالق کی جو رضا
گو شام تک یہاں سے بہت طول راہ تھا
ہمراہ تیرے سبطِ رسالتؐ پناہ تھا

۱۰
یہ سن کے مستعد وہ بہ کفن و دفن
اہلِ حرم سے کہنے لگا وا مصیبتا
زیرِ زمیں نہاں تنِ شبیرؑ کو کیا
زہراؑ کا چاند میں نے زمیں میں چھپا دیا
رو رو کے آلِ مصطفےٰ سب غل مچاتی تھی
مقتل سے فاطمہؑ کے بھی آواز آتی تھی

Presented by Ziaraat.Com

۱۱

جلدی بنایا اکبرؑ و اصغرؑ کا دو مزار
تو شاہ کو بھی دفن کیا اس نے ایک بار
قبروں پہ بیٹھنے لگی بانوؑ جگر فگار
فرطِ الم سے فاطمہؑ کبریٰ تھی بے قرار
آنکھوں سے ماں نے اشک کے دریا بہا دیئے
سہرے کے پھول قبر پہ اس کے چڑھا دیئے!

۱۲

سجادؑ نے یہ ماں سے کہا سر کو پیٹ کر!
پانی نہیں ہے اتنا کہ کر دیجئے ان کو تر
ان تربتوں پہ کیجئے اب اِک ذرا نظر
کیا بیکسی برستی ہے پیاسوں کی قبر پر
زائر نہ جب تلک یہاں بستی بسائیں گے
اس جا پہ روز حیدرِ کرارؑ آئیں گے

۱۳

یہ جب کہا تو حال ہوا اور بھی تباہ
پھر جام آبِ شیر اٹھائے بہ عزّ و جاہ
تھوڑا سا پانی قبروں پہ چھڑکا با اشک آہ
اصغرؑ کی اور شاہ کی تربت پہ کی نگاہ
پانی کے جام رکھ دیئے سرور کی قبر پر
کوزے چڑھائے شیر کے اصغرؑ کی قبر پر

۱۴

پھر قبرِ شاہِ دیں سے کہا با صد اضطراب
جاتا ہوں اب مدینہ کی جانب میں دل کباب
اے سرورِ زمین و زماں ابنِ بوترابؑ
صغراؑ جو پوچھے آپ کو کیا دوں اسے جواب
تم گھر کے خوش ہوئے یہاں اور واں وہ روئیگی
یادِ وطن تو قبر میں کاہے کو ہوئے گی

۱۵

پھر نہر کے کنارے گیا وہ بصد فغاں
احسنت تجھ کو حیدرِ کرارؑ کے نشاں
عمّوؑ کو دفن کر کے یہ کہنے لگا بیاں
تربت سے اب تو رعبِ شجاعت کا ہے عیاں
عزت عیاں ہے قبرِ شہِ نامدار سے
ہے دبدبہ نمود تمہارے مزار سے

۱۶

عباسؑ کے پسر کو جو ہوش آیا ناگہاں
احسان ہوگا اے حرمِ سرورِ زماں
زینبؑ یہ بولی تجھکو نہ جو ساتھ پائیگی
اہلِ حرم سے کہنے لگا اس طرح بیاں
مجھ کو مجاوری کے لئے چھوڑ جاؤ یاں
اُمّ البنینؑ پیٹ کے سر مر ہی جائیگی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ

۳

قید سے چھوٹ کے جب سیدؑ سجادؑ آئے

قید سے چھوٹ کے جب سیدؑ سجادؑ آئے
اور سب اہل حرم با دل ناشاد آئے
باپ اور بھائی جو سجاد کو ہاں یاد آئے
قبر پر شہ کی یہ کہتے ہوئے فریاد آئے

۱

اے پدر طول کھینچا اب مری بیماری کو
اٹھ کے چھاتی سے لگا لیجئے مجھ آزاری کو

آپ سے اپنی اسیری کے کہوں کیا حالات
کھینچا کھینچا میں پھرا اے پدر نیک صفات
قید خانہ میں عجب طرح کے دیکھے آفات
آپ سے چھٹ کے نہ میں چین سے سویا اک رات

۲

آنکھ گہ حالت غش میں کبھی کھل جاتی تھی
کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی تھی

میں جو پاؤں کا لعینوں کو دکھاتا تھا ورم
خندہ زن ہوتے تھے چوں زخم لب اہل ستم
لہو تلووں سے ٹپکتا تھا جو میرے پیہم
ہر قدم لالہ کا نقشہ تھا مرے زیر قدم

۳

کیا کہوں حال تھا جیسا کہ مری گردن کا
طوق گویا تھا گلے میں ستّر من کا

تیورا تے تھے ہر اک گام پہ اے بابا امام
بید کی طرح سے لرزتا تھا سب اندام
رگڑے دیتی تھی ہتھیلی کو جو اونٹوں کی زمام
صورت پنجۂ مرجاں تھے مرے ہاتھ تمام

۴

جھٹکے زنجیر کو جب فوج ستم دیتی تھی!
ناتوانی مرا تب ہاتھ پکڑ لیتی تھی!!!

ماں پھوپھی میری جو ہر ایک تھی زہراؑ ثانی
بلوے میں دیکھتا تھا انکی میں سرگردانی
گود میں آ نہیں سکتی تھی سکینہؑ جانی
اونٹ پر کہتی چلی جاتی تھی پانی پانی

۵

Presented by Ziaraat.Com

شمر جب گھڑکیاں اس لاڈلی کو دیتا تھا
میرا بس کچھ نہیں چلتا تھا میں رو دیتا تھا

۶
مرقد شاہ پہ یہ کرتے تھے عابدؑ تقریر
رو کے چلّانے لگی اے مرے بھائی شبیرؑ
گر پڑی آکے جو اس لاش پہ زینبؑ دلگیر
قید سے چھوٹ کے آئی ہے تمھاری ہمشیر

پیار سے حال کچھ اپنی بہن کا پوچھو
سختیاں قید کی اور رنج رسن کا پوچھو

۷
پائینتی قبر کے بانو یہ لگی کرنے بیاں
آپ کے بعد پھنسی قید میں میں شاہ زماں
میرے وارث میرے صاحب میں تمھیں ڈھونڈوں کہاں
دربدر شام کی بستی میں پھری سر عریاں

بہر خدمت نہ مجھے پاس بلایا تم نے!
اپنی لونڈی کو بھی ایسا ہے بھلایا تم نے

۸
خالی خیمے میں جو تھی مسند شبیرؑ بچھی!
اور دھری تھی سپر حمزہؑ و شمشیر علیؑ
بیچ میں خون سے آلودہ دھری تھی پگڑی
خالی مسند پہ نظر پڑ گئی جب زینبؑ کی

لے کے مسند کی بلائیں یہ پکاری زینبؑ
بھائی کی خوں بھری دستار کے واری زینبؑ

۹
تھام کر دل کو یہ سجّاد لگے کرنے کلام
سارباں نے سنا جبکہ یہ ارشاد امام
مرقد شاہ پہ استادہ ہوں حضرت کے خیام
سنتے ہی خیمۂ سرور کئے استادہ تمام

داخل خیمہ ہوئے جبکہ حرم سرور کے
بین کرنے لگی سب خاک سے منہ بھر کے

۱۰
خیمے میں کر رہی تھی زینبؑ حزیں یہ بیاں
تھے کئی قوم کے مقتل سے جو نزدیک مکاں
ڈیوڑھی پہ سجّاد تھے مشغول فغاں
آئے تھے خدمت سجادؑ میں سب خورد و کلاں

کبھی شبیرؑ کی مظلومی کا غم کھاتے تھے!
کبھی بیٹھے ہوئے سجادؑ کو سمجھاتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

١١

دیکھا عابدؑ نے ہوئی رونے سے فرصت جو ذرا
مثلِ آئینہ ہے صورت کی طرف دیکھ رہا!
بیلچا کوئی لئے سامنے ششدر ہے کھڑا!
اُس کو سجادؑ نے نزدیک بُلا کر پوچھا
کون ہے تو جو یہ حیرت کی فراوانی ہے
اے جواں تجھکو یہ کس امر میں حیرانی ہے

١٢

عرض کی اُس نے میں رکھتا ہوں زراعت اس جا
پاسباں میں تو زراعت کا ہوں ہر صبح و مسا
قوم اولادِ اسد سے ہوں میں اک عبد اللہ
میں نے دیکھے ہیں اس عرصے میں عجائب کیا کیا
تھوڑی سی فوج سے پہلے تو یہ سرور آیا
اُس سے لڑنے کے لئے شام کا لشکر آیا!

١٣

اب بیاں کیا کروں کیسی تھی وہ تھوڑی سی سپاہ
کچھ جواں اور کئی طفل تھے ایسے ہمراہ!
خوب ہی فوج تھی اور خوب تھا اس فوج کا شاہ
جسکی تصویر سے ہو جائے خجل صورتِ ماہ
گرچہ اُس فوج میں اسوار بہت تھوڑے سے
بوئے گُل تھے وہ جواں مثلِ صبا گھوڑے سے تھے

١٤

قصہ کوتاہ کئی روز یہ تھوڑی سی سپاہ
کسی کو پہنچا بہم کھانا نہ پانی واللہ
رہی یوں فوج کے نرغے میں کہ جوں ہالے میں ماہ
گھوڑے بیتاب تھے فوجوں میں بے دانہ و کاہ
بچے خیمے سے نکل پانی کو سب تکتے تھے
تھی زباں سوکھی پر دریا پہ نہ جا سکتے تھے

١٥

تھا جو نزدیک بہت میری زراعت سے مکاں
بچیاں ہوتی تھیں جب پیاس کے مارے حیراں
صاف جاتی تھی وہاں تشنہ دہانی کی فغاں
بی بیاں کہتی تھیں لٹے پیارو یہاں پانی کہاں
اُن کی فریاد سے گو چھاتی پھٹی جاتی تھی!
پر میں حیران تھا کچھ مجھکو نہ بن آتی تھی!

١٦

شبِ عاشورِ محرم کو عجب تھا کہرام
صبح کو مستعدِ جنگ ہوئے ساکنِ شام
نوبت نیزہ و شمشیر جو آئی رن میں!
تھوڑی سی فوج یہ مشغول تھی طاعت میں مدام
میں یہ کہتا تھا کہ اب دیکھئے کیا ہو انجام
سامنے میرے لگی ہونے لڑائی رن میں

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀

مجلسِ دربیان

دہم (دسواں) شہیدِ کربلا

امامِ عالی مقام حضرتِ امام حسین علیہ السّلام

رُباعیات

(۱)

مٹنے پہ بھی سرسبز ہے گلزارِ حسینؑ
اسلام ہے آئینۂ ایثارِ حسینؑ
احباب پہ ان کے نارِ دوزخ ہے حرام
مدّاحِ حسینؑ ہوں کہ زوّارِ حسینؑ

(آثمؔ لکھنوی مرحوم)

(۲)

شیعوں میں بپا ہے اک قیامت، آؤ!
ہر فرد ہے محصورِ مصیبت آؤ
پانی پھرتا ہے شہ کی مظلومی پر
اب بہرِ مدد حضرتِ حجّت آؤ

(آثمؔ لکھنوی مرحوم)

(۳)

اِدھر ہے ماں کی تمنّا جوان ہونے کی
اُدھر ہے منتظر اٹھارویں برس کی اجل
نمازِ حق کی اذاں دے گیا شبیہِ رسولؐ
حسینیت کا موذن شبابِ علم و عمل

(اُستاد قمرؔ جلالوی)

Presented by Ziaraat.Com

سوز ۱

اب نہ قاسمؑ مرا باقی ہے نہ اکبرؑ باقی
آج علمدار سلامت ہے نہ لشکر باقی!
بھانجے اور بھتیجے نہ برادر باقی
اب فقط سر مرا باقی ہے اور اصغر باقی
میں نے جو کچھ تیری درگاہ سے پایا مولیٰ
سب تیری راہ میں خوش ہو کے لٹایا مولیٰ

(سوز ۲)

ایمان جس کا پھل ہے وہ ایسا حسینؑ ہے
کوثر ہے جس کا قطرہ وہ دریا حسینؑ ہے
بیمار سب جہاں ہے مسیحا حسینؑ ہے
خالق کے بعد بندوں میں یکتا حسینؑ ہے
حقا یہ بے مثال شکیبائی میں ہوا
جس کا شریک کوئی نہ تنہائی میں ہوا

(سوز ۳)

جب رات عبادت میں بسر کی شہ دیں نے
سجدوں میں ہم عشق کی سر کی شہ دیں نے
دیکھا جو سفیدی کو سحر کی شہ دیں نے
مڑ کر رخ اکبرؑ پر نظر کی شہ دیں نے
فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹا
اب اٹھ کے اذاں دو کہ شب آخر ہوئی بیٹا

سلام ۱

مولائے تشنہ کام کا روضہ نظر میں ہے
کہتے ہیں دل طواف وہ کعبہ نظر میں ہے
زینبؑ کے دل سے پوچھئے کیا کیا نظر میں ہے
دشت بلا میں شہ پہ جو گزرا نظر میں ہے
ابھرا ہے دین ڈوب کے پیاسوں کے خون میں
کرب و بلا کے دشت کا رتبہ نظر میں ہے
ملتا نہیں حسینؑ سا مظلوم دوسرا
ساری خدائی چھانی ہے دنیا نظر میں ہے
تاراج یوں ہوا چمن سبط مصطفےٰ
دنیائے بے ثبات کا نقشہ نظر میں ہے
اصغرؑ کا تشنگی میں یہ ایثار الاماں
ناوک کا پیاس خوں سے بجھانا نظر میں ہے

Presented by Ziaraat.Com

شمعیں حسینیت کی جلاتی چلی گئیں! — زینبؑ کا قید میں بھی یہ جذبہ نظر میں ہے
دنیا یزیدیت کی بدلتے چلے گئے — اہلِ حرم کا قید میں جانا نظر میں ہے
کہتی ہیں فاطمہؑ کی شفاعت کروں گی میں — ہر اک غمِ حسینؑ کا شیدا نظر میں ہے

سرشار مل گئی ہمیں کشتی نجات کی
پیاسوں کا کربلا کے سفینہ نظر میں ہے

سلام ۲

اے مومنو سر پیٹو کہ سرور کا دہم ہے — جانِ علیؑ و سبطِ پیمبرؐ کا دہم ہے
شبیرؑ کے ہر ناصر و یاور کا دہم ہے — مہمانِ حرم حُرؑ دلاور کا دہم ہے
کہتی تھیں یہ کس درد سے بانوئے دل افگار — آج اکبرؑ ہمشکل پیمبرؐ کا دہم ہے
ماں اصغرؑ بے شیر کی کہتی تھی یہ رو کر — واحسرت و دردا علی اصغرؑ کا دہم ہے
آتی ہے صدا کے اسد اللہؑ کی آج! — افسوس کہ عباسؑ غضنفر کا دہم ہے
گھونگھٹ میں تھے کبراؑ کے یہی بین جگر سوز — دولہا کا دہم ہے مرے شوہر کا دہم ہے
میں قید میں ہوں فاتحہ دلواؤں گی کیونکر — افسوس مرے قاسمؑ بے پر کا دہم ہے
زینبؑ نے کہا راہ میں یوں گر کے شتر سے — اک دو کا ہے کیا ذکر بہتر کا دہم ہے

بچوں کا مرے اور بھتیجوں کا صدا افسوس
ماں جائے کا عباسؑ دلاور کا دہم ہے

مرثیہ

مشہور یہ حدیث رسالت مآب ہے

مشہور یہ حدیث رسالتؐ مآب ہے	۱	رونا غمِ حسینؑ میں کارِ ثواب ہے
نکلا غمِ حسینؑ میں جو آنکھوں سے آب ہے		وہ آبرو میں غیرتِ دُرِّ خوش آب ہے
آنسو یہ حشر میں دُرِ شہوار ہوئے گا		خلاقِ کائنات خریدار ہوئے گا

Presented by Ziaraat.Com

۲

اے عاشقانِ دلبرِ حیدرؑ بُکا کرو!
خوشنود ہوگی رُوحِ پیمبرؐ بُکا کرو
آنسو نہیں گے حشر میں گوہر بُکا کرو
غربت میں شاہِ دیں کا لُٹا گھر بُکا کرو

دینِ نبیؐ کو شہؑ نے دوبارہ جلا دیا
سَر اپنا بہرِ بخششِ اُمت کٹا دیا

۳

اے مومنو حدیث میں مضموں ہے یہ لکھا
کہتا ہے شمر ہلتے تھے لب شہؑ کے برملا
گھوڑے سے جب زمیں پہ گرے شاہِ کربلا
میں جھک گیا تو سنتا ہوں لب پر ہے یہ دُعا

شکوہ نہیں جُدا جو سرِ تشنہ کام ہو
یارب نجاتِ اُمتِ خیرالانام ہو!

۴

پھر اس کے بعد شاہ نے دیکھا اِدھر اُدھر
اب تو نہیں حضور کا حامی کوئی بشر
کہنے لگا امام سے تب شمرِ بدگہر
پھر کس کا انتظار ہے یا شاہ بحر و بر

شہؑ بولے تشنہ لب کے لئے پانی لاتے ہیں
بیٹے کے پاس حیدرِ کرار آتے ہیں

۵

بنتِ نبیؐ کو ساتھ ہیں حیدرؑ لئے ہوئے
بیٹھے گا تو جو سینے پہ خنجر لئے ہوئے
لاتے ہیں جام ساقیٔ کوثر لئے ہوئے
سر میرا ہوگی گود میں مادر لئے ہوئے

اُمت کا ظلم مادرِ غمخوار دیکھ لیں!
خنجر گلے پہ حیدرِ کرار دیکھ لیں

۶

افسوس اس بیاں پہ بھی ظالم نہ کچھ ڈرا
اور سینۂ امام پہ خنجر بکف چڑھا!
غصّے میں آستیں کو اُلٹ کر شقی بڑھا
اب کس زباں سے آہ کہوں جو ستم ہوا

دل فرطِ غم سے شیرِ الٰہی کا پھٹ گیا
زہراؑ کی گود میں سرِ شبیرؑ کٹ گیا

۷

فریاد یا رسولؐ کٹا سر حسینؑ کا
سنسان ہو گیا وہ بھرا گھر حسینؑ کا
اس ظلم پر لعیں نے ستم یہ بڑا کیا
کوئی رہا نہ حامی و یاور حسینؑ کا
پامال ہو چکا تنِ بے سر حسینؑ کا
فرقِ امامِ دیں کو سناں پر چڑھا دیا!

Presented by Ziaraat.Com

۸

غل تھا کہ لو جدا سرِ شاہِ اُمم ہوا
ایسا کبھی آہ ظلم زمانے میں کم ہوا
افسوس بوستانِ پیمبرؐ قلم ہوا
آلِ نبیؐ پہ اور یہ تازہ ستم ہوا

غل تھا ردائے اہلِ حرم آج لوٹ لو
اب خیمہ گاہِ صاحبِ معراج لوٹ لو

۹

گھس آئے خیمہ گاہ میں بدبخت و روسیاہ
خولیِ لعیں تھا بیچ میں اور گرد تھی سپاہ
فضہؓ کی گود میں تھی یتیمِ حسینؑ آہ
نیزے کی نوک پہ تھا سرِ شاہِ دیں پناہ

بولی سکینہؑ آئے ہیں اعدا ستانے کو
بابا کھڑے ہیں دیکھ لو میرے بچانے کو

۱۰

اتری یہ کہہ کے بالی سکینہؑ بچشمِ تر
بولی کہ شاہ آئے ہیں تم کو نہیں خبر
فضہؓ پکاری تم یہ میں واری چلیں کدھر
وہ صحنِ خیمہ میں ہیں کھڑے شاہِ بحر و بر

اُلفت کمال ہے جو شہِ مشرقین سے
ملنے کو جا رہی ہے سکینہؑ حسینؑ سے

۱۱

آئی قریبِ نیزۂ خولی بصد بُکا
فضہؓ کو مڑ کے تب یہ سکینہؑ نے دی صدا
دیکھا کہ آنکھیں بند ہیں اور منہ کھلا ہوا
ہے ہے شہید ہو گیا دلبندِ مرتضےٰؑ

سمجھی تھی میں کہ فاطمہؑ کے لال آئے ہیں
بدبخت نیزے پہ یہ سرِ شبیرؑ لائے ہیں

۱۲

پھر زیرِ نیزہ رو کے پکاری وہ سوگوار
کس نے کئے یہ ظلم و ستم آہ آشکار
بابا یہ حال کیا ہوا بیٹی ترے نثار
کس نے قلم کیا سرِ سلطانِ نامدار

کس نے کیا شہید امامِ مدینہ کو
کس نے کیا یتیم جہاں میں سکینہؑ کو

۱۳

بابا سلام لیجئے بیٹی کا میں نثار
بابا اسیر ہو گئے سجادؑ دلفگار
منہ آنسوؤں سے مادرِ دلگیر دھوتی ہے
حضرت کے بعد ظلم ہوئے مجھ پہ بے شمار
سر سے ردا اُتر گئی اماں ہیں بیقرار
بالوں سے منہ چھپائے پھپھی جان روتی ہے

یہ کہہ رہی تھی بنتِ شہنشاہِ بحر و بر
اک طیش کی نگاہ جو ڈالی سکینہؑ پر

۱۴

ناگاہ آیا غیظ میں شمرِ لعیں اِدھر
گھبرا کے بولی بچیؑ! بچائیے مجھے پدر

ہے ہے دلِ یتیم کو ظالم دُکھاتا ہے
بن باپ کی سمجھ کے یہ بڑھ کے ڈراتا ہے

بابا کے سر کے سامنے وہ بیٹھی تھی سر
کھینچا لعیں نے کان سے بچیؑ کے یوں گہر

۱۵

غصے میں اس طرف سے بڑھا شمرِ بد
گرتا تمام ہو گیا ہے ہے لہو میں تر

صدمہ ہوا جو اس کے دلِ دردناک پر
بس یا حسینؑ کہہ کے گری فرشِ خاک پر

(عترت لکھنوری)

معراجِ فکر

نجم آفندی

ہلِ زمیں کی آج ستاروں پہ ہے نظر
ممکن ہے کامیاب رہے چاند کا سفر
ہیں اپنی اپنی فکر میں ہر قوم کے بشر
مردانِ حق پرست کا جانا ہوا اگر

عباسِؑ نامور کا عَلم لے کے جائیں گے
ہم چاند میں حسینؑ کا غم لے کے جائیں گے

رخصت طلب ہے نجم کی اب عارضی حیات
ستر برس کی عمر میں کچھ کم نہیں یہ بات
پچپن برس کے ملکِ سخن پر تصرفات
تیری ثنا گری ہے مرے گھر کی کائنات

مولا! مرے سہیل کو بھی یہ مقام دے
دونوں کی خدمتوں کو حیاتِ دوام دے

۱۳۸۸ھ کا کلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس دربیان

بستم امام عالیمقام

(امام مظلوم سیّد الشہدا کا بیسواں)

رُباعیات

(۱)

زینبؑ ذی حشم سا ہے کون میانِ مشرقین
نُورِ نگاہ فاطمہؑ لختِ دلِ شہِ حنین
بعد علیؑ و فاطمہؑ سب کی رہیں یہ خیر خواہ
گھر میں حسنؑ کی غمگسار رن میں شریکۃ الحسینؑ

(اُستاد قمر جلالوی)

(۲)

جو مر گئے دُنیا میں وہ سب دفن ہوئے
عاشور سے چہلم کا تفاوت دیکھو
اِلّا نہ حسینؑ تشنہ لب دفن ہوئے
کب قتل ہوئے حسینؑ کب دفن ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

یہ چہلم کا ہنوز داغ سینے میں ہے (۳) روداد نئی ہر اک مہینے میں ہے
یہ روز وہ ہیں کہ بے حسینؑ ابن علیؑ سجادؑ کا داخلہ مدینے میں ہے

(۴)

اے اہل عزا روح رسولؐ آتی ہے اور روحِ حسنؑ زار و ملول آتی ہے
چہرے پہ نقابِ اشک ڈالو! ڈالو! سر ننگے بہشت سے بتولؑ آتی ہے

(۵)

ہے شیعوں کی بخشش دمِ محشر پہلے جنت آخر ہے جام کوثر پہلے
مرقد کے سوال سے بھی خاطر ہے جمع آتے ہیں نکیرین سے حیدر پہلے

سوز

(۱)

لکھا بیمار نے نامہ مرے بابا مرے بابا بہت بیمار ہے صغراؑ مرے بابا مرے بابا
کیا تھا آپ نے وعدہ کہ خط جاتے ہی بھیجو گے نہ بھیجا نامہ وہ اپنا مرے بابا مرے بابا
ہوگئی ہوں ناتواں ایسی کہ بستر سے نہیں اٹھتی
خبر بیٹی کی لو شاہا مرے بابا مرے بابا!

غش سے جب عابدؑ بیمار نے فرصت پائی (۲) کہا کبرا سے کہ بابا نے شہادت پائی
راہِ معبود میں سر دے کے سعادت پائی (سوز) پر بہت تشنہ دہانی سے اذیت پائی
حالت اب کیا کہوں میں تشنہ دہاں بابا کی
منہ سے باہر نکل آئی تھی زباں بابا کی

دھوم کوفہ میں ہوئی اہلحرم آتے ہیں (سوز) ہو کے محبوس شفیعانِ امم آتے ہیں
بستہ سلسلۂ محنت و غم آتے ہیں (۳) تشنہ و گرسنہ با رنج و الم آتے ہیں
نہ تو وارث ہے نہ مونس ہے نہ محرم کوئی
بے دم سر و سوا باقی نہ ہمدم کوئی

Presented by Ziaraat.Com

سلام

کربلا میں پیاسوں کی تشنگی برستی ہے
جل رہے ہیں دل غم سے آگ سی برستی ہے

رہ نہ جائیں کیوں زندہ مر کے کربلا والے
مقتلِ شہادت میں زندگی برستی ہے

ہیں تجلیاں اب تک یہ چراغ وحدت میں
جل رہا ہے خونِ شہ روشنی برستی ہے

چاند ایسا زہراؑ کا کربلا میں روشن ہے
دو جہاں میں جس مہ کی چاندنی برستی ہے

چل رہی ہے اعدا پہ جس طرح گرے بجلی
ان میں تیغ سرور سے آگ سی برستی ہے

کہہ گئے یہ خنجر لوں عبادتِ خالق
سجدۂ حسینی سے رہبری برستی ہے

مقتلِ شہ بیکس یوں بسا ہے آنکھوں میں
جس طرف نظر جائے بیکسی برستی ہے

کہہ گئے ہیں دلِ پانی کربلا کے وہ منظر
چشمِ ترغمِ شہ میں ہر گھڑی برستی ہے

جب تلک نہ ہو شامل کربلا کا افسانہ
مقتلِ شہادت میں تشنگی برستی ہے

کربلا کی آئی ہے یہ ہمیں صدا سرشار
دینِ حق میں سرورؑ کی داوری برستی ہے

(سلام ۲)

مجرائی جہاں شہؑ کی تصویر نظر آئی
سر سجدے میں اور سر پہ شمشیر نظر آئی

زہراؑ نے شہیدوں کے دیکھا جو مرقع میں
اِک حُرؑ کی نئی اس میں تصویر نظر آئی

وہ بیاہ تھا قاسمؑ کا یہ موت کا ساماں تھا
جو بی بی نظر آئی، دل گیر نظر آئی

صد شکر کہ سر دیکھا شبیرؑ کے قاتل کا
یہ نالۂ زہراؑ کی تاثیر نظر آئی

بیٹھا ہے دبیر آکر شہؑ کے در دولت پر
بہتر نہ کوئی اس سے جاگیر نظر آئی

(سلام ۳)

اے اہلِ عزا آج کرو نالۂ فغاں ہے بیسواں شہ کا
روتے ہیں نبیؐ فاطمہ زہراؑ بھی ہیں گریاں ہے بیسواں شہ کا

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ کا بیاں ہے کہ ہوں میں بیکس و تنہا اسوقت کر دل کیا

نانا نہیں بابا نہیں جیتی نہیں اماں ہے بیسواں شہؑ کا

کیسا ہے غضب لوٹ لیا شمر نے آکے بے والی سمجھ کر!

افسوس نہیں نذر کے بھی دینے کا ساماں ہے بیسواں شہؑ کا

اے صاحب اولاد نصف ہوا جہلم حضرت اب رو وُ بہ رقّت

کیا زیست کی اُمید اجل سر پہ ہے ہر آں ہے بیسواں شہؑ کا

خاموش ما تجلی نہیں اب تاب بیاں ہے تاریک جہاں ہے!

کہتی تھی یہی پیٹ کے سر زینب نالاں ہے بیسواں شہؑ کا

مرثیہ

جب کربلا میں عترتِ اطہار لٹ گئی!

۱

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی
اور بارگاہ حیدرؑ کرار لُٹ گئی
یعنی سب آل احمدؐ مختار لٹ گئی
بالکل حسینؑ پیاسے کی سرکار لٹ گئی

بیداد لشکر عمر نابکار سے
سادات نکلے خیمہ سے زہراؑ م ار سے

۲

مقتل کے سامنے حرم آقا کے گر پڑے
اک جانثار سے خاک پہ زہراؑ کے گر پڑے
اور پہلوؤں میں بچے کبھی آ کے گر پڑے
عابد وفور ضعف سے تھرا کے گر پڑے

آیا نہ کوئی غش سے اُٹھانے کے واسطے
زنجیر لیا شمر پہنانے کے واسطے!

Presented by Ziaraat.Com

۳

عابدؑ نے غش میں نام جو زنجیر کا سنا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا
ناطاقتی میں دکھ سے پھر چشم وا کیا
کیوں منصفو یہی ہے مرے درد کی دوا
بیمار و ناتواں ہوں اور تشنہ کام ہوں
یارو امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں

۴

پہناتے ہیں جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا
سمجھا ہیں ہتھکڑی کے پہنانے کا مدعا
ہاں بابا قتل ہو گئے میں زندہ رہ گیا
عباسؑ کی طرح نہ کٹے ہاتھ کیوں بھلا
اصغرؑ کی طرح حلق نہ زخمی ہوا مرا
ہے ریسمان و طوق کے قابل گلا مرا

۵

عابد کے سمت روتی چلی بنت مرتضیٰؑ
لیکن گلے کے بندھنے سے دم ہوتا ہے خفا
دیکھا کہ قید ہو چکا ہے وہ شکستہ پا
بولی بھتیجے تیری اسیری کے میں فدا
تھا غم تمھیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ ورثۂ شبیر خدا ملا

۶

بیمار سے یہ کہہ رہی تھی بنت مرتضیٰؑ
باندھو رسن سے بازوئے اولادِ مصطفیٰؐ
اتنے میں فوج سے عمر سعد نے کہا
لے لے کے ریسمان بڑھے بانیٔ جفا
پھر شمر بے حیا سوئے زینبؑ رواں ہوا
پھر فاطمہؑ کی آل میں محشر عیاں ہوا

۷

لے کر رسن قریب جو آیا بد صفات
منہ کر کے قتل گاہ کی جانب کہی یہ بات
غیرت سے کانپی خواہر شبیر نیک ذات
اے بھائی دیکھو باندھتا ہے شمر میرے ہات
فریاد ریسمان اب آئی مرے لئے
ہاتھوں سے سر نہ پیٹنے پائی ترے لئے

۸

القصہ لٹ گئے حرم سبط مصطفیٰؐ
پیدا ہوئی یہ لاشۂ عباس سے صدا
مقتل میں رو کے پھر مرے رونے کو آئیو
مقتل کی سمت رونے کو سب قافلہ چلا
سیدانیو بھتیجی سے شرمندہ ہے چچا
سقے کی لاش پر نہ سکینہؑ کو لائیو

۹

ناگہ سُنی سکینہؑ نے لاشہ کی یہ صدا
اے اماں ڈھونڈو بول رہے ہیں کہیں چچا
چاروں طرف نگاہ کی اور رو کے یہ کہا
لیتے ہیں مرا نام میں اس پیاسے کے فدا
تم قتل گہ کو جاؤ میں دریا کو جاؤں گی
سب روئیں گے یہاں میں وہاں خاک اڑاؤں گی

۱۰

پھر ننھے ننھے بچوں سے بولی وہ نیک خو
میرے چچا کے رونے کو چلتے ہو تو چلو!
ہم ہجولیو خدا کے لئے میرا ساتھ دو
رو کر چچی پکاری کہ مجھ کو بھی ساتھ لو
مقتل میں روئیں سب شہ ابرار کے لئے
ہم تم سر اپنا پیٹیں علمدار کے لئے

۱۱

یہ سُنتے ہی سکینہؑ نے تھاما چچی کا ہاتھ
زینبؑ کے گرد تھے حرم شاہِ نیک ذات
اور ننھے ننھے بچے چلے اُس کے ساتھ ساتھ
اک غول قتل گہ کو چلا اک سوئے فرات
اس قافلہ کی روحِ علی پیشوا ہوئی
یاں ساتھ بال کھول کے خیرالنساءؑ ہوئی

۱۲

پہنچی سکینہؑ لاش پہ جس دم لبِ فرات
اور سر پہ ہاتھ بچوں نے بھی رکھے اس کے ساتھ
مجرے کو دور سے جھکی رکھ کر جبیں پہ ہاتھ
بولی سکینہؑ العطش اے عمِ نیک ذات
لے کربلا میں مردے کی پھر وہ لپٹ گئی
سقّے کی لاش شرم کے مارے اُلٹ گئی

۱۳

منھ رکھ کے پشتِ لاش پہ اپنا وہ بدحواس
سقہ بھی پاس پانی بھی پاس اور ہمیں بھی پیاس
کہتی تھی کیا غضب ہے کہ اب بھی بجھے نہ پیاس
گہ ننھے ہاتھ جوڑ کے کرتی تھی التماس
کیا پانی پی لیا ہے جو روپوش ہوتے ہو
میں صدقے چشمِ زخم سے کیوں خون روتے ہو

۱۴

اس حرف سے ہوا تنِ بے روح کو یہ غم
کرنے لگا خطاب یہ دریا سے دم بدم
شرمندہ ہوں میں دخترِ شاہِ مدینہ سے
ایک ایک عضو کانپ گیا سر سے تا قدم
نہرِ فرات تجھ کو مری پیاس کی قسم
پانی اگر پیا ہو تو کہہ دے سکینہؑ سے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀

مجلس در بیان

واپسی اہلِ حرم مدینہ منورہ

رُباعیات

(۱)

نجوم لاکھ ملے آفتاب مل نہ سکا!
کوئی بھی ہم لقب بوترابؑ مل نہ سکا
ہر ایک بزم میں ڈھونڈا چراغِ دل لیکر
خدا گواہ علیؑ کا جواب مل نہ سکا
(نظر جعفری)

(۲)

ثنائے آل محمدؐ کہ ہے میرا ایمان
کہ جن کے نام سے ہوتی ہیں مشکلیں آسان
ابھر سکے گا نہ وہ سفینۂ ظلم
ڈبو گیا ہے جسے تیری پیاس کا طوفاں

سوز

(۱)

شام سے باپ کا سر لے کے جو چلے زین العبا
مثلِ گُل چاک دل اور کرتے ہوئے آہ و بکا
پہونچے مقتل کے جو نزدیک تو دیکھتے ہیں کیا
سر بریدہ یہی ہر لاش سے آتی ہے صدا
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسی می آید
کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید

(۲)

حلقۂ اندوہ ہے نہ بجھی ہے پیاس
چارہ سو ہے نرغۂ فوج بلا
کوئی دنیا میں نہیں مشکل کشا
ہاں مگر پڑھ کر حدیث لا فتا
دیکھتا ہوں راہ اس کی دیر سے
جس نے سلماںؓ کو چھڑایا شیر سے

Presented by Ziaraat.Com

کیا ہو گئیں یزید کی دُنیا پرستیاں — سنسان کیوں ہیں شام کی دلچسپ بستیاں
سونا ۲
جو دل خرید تی تھیں کہاں ہیں وہ ہستیاں — دیکھیں ذرا جبین تکبر کی بستیاں

پوچھے نہیں دمشق کی اس نرم زمین کے
ڈنکے بجے ہوئے ہیں جہاں میں حسینؑ کے

سلام ۱

ضبط گریہ ماتم سرور میں ہو سکتا نہیں — سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری پرسشِ اعمال ایذا گستر ہے — قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کار داتی ہیں ہی عاجز کارسازانِ جہاں — اپنے منہ کی گرد پانی آپ دھو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ مشرق ہیں کہ مغرب بلکہ ہیں — دوستوں کے ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتے تھے کہ دُنیا بھی ہے عبرت کی جگہ — مر گیا بیٹا جواں اور باپ رو سکتا نہیں

نظم ہے یا گوہر شہوار کی لڑیاں انیسؔ
جوہری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں

سلام ۲

کس طرح دل جان زہرا سے سنبھالا جائے گا — تیر کیونکر حلق اصغرؑ سے نکالا جائے گا
یہ سمجھ کر لے گئے ہمراہ اصغرؑ کو حسینؑ — قید میں بانو سے یہ بچہ نہ پالا جائے گا
کہتے تھے عابدؑ مٹے تلووں کے سارے آبلے — یہ قیامت تک نہ دل کا کوئی چھالا جائے گا
شور ہے چلو میں شہ لیتے ہیں اصغرؑ کا لہو — حشر آ جائے گا جب یہ خوں اچھالا جائے گا

مرثیہ لے جائیں گے ہم قبر میں بھی اے رشید
یہ ہمارے ساتھ جنّت کا قبالا جائے گا

سلام ۳

انساں کو چاہیئے کہ خیالِ قضا رہے — ہم کیا رہیں گے جب نہ رسولِ خدا رہے
کیا قہر ہے امام کو پہنائیں بیڑیاں! — حبل المتین جو ہو وہ رسن میں بندھا رہے

کشتی کو اس کی موجِ حوادث سے خوف کیا
بحرِ جہاں میں جس کا علیؑ ناخدا رہے

دنیا کا بھی محل ہے بہت عاریت سرا
ہم آج رہ کے اٹھ گئے کل اور آرہے

یارب ہو بیچ میں لحدِ ذاکرِ حسینؑ
یہ اس طرف نجف تو ادھر کربلا رہے

زینبؑ کو آرہی تھی صدا شہؑ کی بعد قتل
اب تابہ حشر تم سے بہن ہم جدا رہے

بحرِ جہاں میں قطروں نے بھی سر اٹھائے ہیں
دیکھیں گے ہم حبابوں کی کب تک ہوا رہے

اللہ کیا نمک ہے کلامِ انیس کا
دشمن بھی گر پڑھے تو زباں پر مزا رہے

مرثیہ

تنہا شبِ فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ

۱

تنہا شبِ فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغراؑ
دل آمدِ اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغراؑ
زہراؑ کی لحد سے یہ کہا کرتی تھی صغراؑ
بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

۲

طولِ شبِ فرقت سے میں گھبراتی ہوں دادی
ہمسائیوں کو ڈر کے میں چلاتی ہوں دادی
گھر دیکھ کے سنسان ڈری جاتی ہوں دادی
غمخوار کوئی اپنا نہیں پاتی ہوں دادی
ہمجولیوں کی گھر سے صدا بھی نہیں آتی
بابا بھی نہیں آتے قضا بھی نہیں آتی

Presented by Ziaraat.Com

اس طرح سے اب راوی صادق نے ہے لکھا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہنچا
تشویش میں سب چاند محرم کا بھی گزرا
اک لڑکی نے اک روز کہا آکے کہ صغراؑ

۳

کیا روتی ہے دل شاد ہو بابا ترا آیا
اے فاطمہؑ بیمار مسیحا ترا آیا!

صغراؑ نے سُنا مژدہ جو ہیں یہ پدر آئے
سجدہ کیا بولی مرے ارمان بر آئے
لب کھل گئے شادی سے اور آنسو نکل آئے
پھر پوچھا کہاں تک شہ جن و بشر آئے

۴

ہے خیر رفیقان شہ عرش نشیں کی
کچھ دھوم سے آتی ہے سواری شہ دیں کی

کب ہوئیگا داخل یہاں فرزند ید اللہ
وہ لڑکی لگی کہنے کہ بہت شہ ذیجاہ
ہیں اکبرؑ و عباسؑ بھی ہمراہ شہنشاہ
جو ساتھ سدھارے تھے وہ سب ہیں گئے ہمراہ

۵

عرصہ نہیں اب کچھ بھی حسینؑ آتے ہیں صغراؑ
لینے کے لئے اہل وطن جاتے ہیں صغراؑ

اُمّ سلمہؓ ہنستی ہوئی آئیں پھر اُس جا
اب تو مرے کہنے کا یقیں تم کو پڑے گا
بولیں کہ حسینؑ آئے مبارک تمھیں صغراؑ
میں تم سے نہ کہتی تھی کہ آئے شہ والا

۶

جاں اپنی عبث تم نے یہاں ڈالی تھی غم میں
اب تم میں نہیں اُٹھنے کی طاقت ہے کہ ہم میں

پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اُٹھایا
بیمار کو دروازہ پہ لے جاکے بٹھایا
اور مادر عباسؑ کو بھی پاس بُلایا
صغراؑ کو مدینہ میں تلاطم نظر آیا

۷

دیکھا کہ ہجوم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں
سب آمد شبیرؑ کے مشتاق کھڑے ہیں

اک غول ہوا دور سے ناگاہ نمودار
تھی جسمیں صدا ہائے حسیناؑ کی ہر اک بار
اُس غول کے حلقہ میں بشیر جگر افگار
یہ مرثیہ پڑھتا ہوا آتا ہے بہ تکرار
اے اہل وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں
گھر لٹ گیا احمدؐ کے نواسے کا سفر میں

۸

Presented by Ziaraat.Com

٩

اِس حادثہ کے سُنتے ہی غش ہو گئی صغراؑ
اُمِّ سلمہؓ بولیں کہ یہ قہر ہوا کیا
اور مادرِ عباسؑ کا دل سینہ میں کانپا
سب لوگ لگے ہاتھوں سے سر پیٹنے اپنا
حسرت سے کوئی پُشت بدیوار کھڑا تھا
ہر کوچہ میں اک ایک پہ بیہوش پڑا تھا

١٠

ظاہر تھے مدینہ میں تو یہ حشر کے آثار
غل پڑ گیا لو آئی ہے وہ عترتِ اطہار
جو اونٹ ہوئے آلِ پیمبرؐ کے نمودار
وہ اونٹ پہ سجادؑ بھی سر ننگے ہے اسوار
وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزندِ نبیؐ کا
دیکھو وہ علم آتا ہے عباسؑ علی کا

١١

اک اونٹ عماری کا ہوا آ کے نمودار
انبوہِ خلائق جو سوا ہوتا تھا ہر بار
تھے جس کی مہار آپ لئے عابدؑ بیمار
سجادؑ حزیں کہتے تھے اک ایک سے گفتار
اس اونٹ سے ملکر نہ چلو بے ادبی ہے
یہ اشتر بانوئے حسینؑ ابن علیؑ ہے

١٢

ناگہ شترِ بانوئے مغموم گیا تھم
اس بھیڑ کو سرکاؤ کہ رُکتا ہے مرا دم
سجادؑ کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
روضہ پہ محمدؐ کے مجھے لے چلو اِس دم
کیا وجہ سواری مری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بیہوش پڑی ہے

١٣

بانوؑ نے کہا لو مرا اونٹ بٹھا دو
دل ڈھونڈ رہا ہے مرا صغراؑ کو دکھا دو
بچھڑی ہوئی بیٹی کو گلے میرے لگا دو
عابدؑ تمہیں پردہ مری محمل کا اٹھا دو
میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
تم کہدو بلائیں تری ماں لیتی ہے صغراؑ

١٤

القصہ شتربانوں نے واں اونٹ بٹھائے
بانوؑ جو اُترنے لگیں گردن کو جھکائے
بیوہ شہِ بیکس کی اُترتی ہے محبو!
اور محمل و ہودج سرِ دروازہ لگائے
سجادؑ پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے
مادرِ علیؑ اکبرؑ کی اُترتی ہے بچو!

Presented by Ziaraat.Com

۱۵

بچھ عورتیں روتی ہوئی واں آئیں کھلے سر
دل بانو کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
اور واسطے پردے کے لگیں ڈھونڈنے چادر
جس سے مرا پردہ تھا چلا اُس پہ تو خنجر
بے وارثی ہوں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
بے پردہ نہ کرو پردے کے قابل میں نہیں ہوں

۱۶

زینبؑ کے اُترنے کی کبھی پھر آئی جو باری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
منھ اپنا سوئے کرب و بلا کر کے پکاری
تم آ کے اُتارو تو بہن اُترے تمھاری
تم دور مگر صاحب اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں اور روک کے چادر کو کھڑے ہو

۱۷

سر پیٹتی اُتری جو شہ مظلوم کی خواہر
فضہؓ نے کیا فرش سیہ با دل مضطر
داخل ہوئے سب اہل حرم گھر میں کھلے سر
سر ننگے حرم بیٹھ گئے آ کے برابر
اس فرش پہ تو قافلۂ اہل عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب رکھا تھا

مرثیہ

آمد ہے وطن میں حرمِ شیرِ خدا کی

۱

آمد ہے وطن میں حرم شیر خدا کی
جنبش میں لحد ہے علیؑ و خیر النسا کی
ہر ایک طرف دھوم ہے فریاد و بکا کی
تھرا رہی ہے قبر رسولؐ دو سرا کی
سب قافلہ پہنے ہوئے کالی کفنی ہے
بالائے زباں نوحہ ہے اور سینہ زنی ہے

Presented by Ziaraat.Com

۲

کیا بیکسیٔ آلِ عباؑ کیجئے اظہار
نے فوج نہ خیمہ ہے نہ شبیرؑ سا سردار
اکبرؑ ہے نہ قاسمؑ ہے نہ عباسؑ خوش اطوار
لوٹا ہوا اسباب ہے اور عابدؑ بیمار
ہر جا یہ صدا آتی ہے دیوار سے در سے
یوں لٹ کے وطن میں نہ پھرے کوئی سفر سے

۳

انبوہِ خلائق سے مدینہ میں ہے محشر
ہے چاک گریباں کوئی کوئی کھُلے سر
در پر کوئی روتا ہے کوئی بام کے اوپر
گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں سب شہر کے اندر
بازار میں ہر سمت عجب دھوم پڑی ہے
دروازے پہ صغراؑ بھی عصا تھامے کھڑی ہے

۴

وہ کون سی جا ہے کہ قیامت نہیں جس جا
رُوحِ حسنؑ پاک کہیں کرتی ہے نالا
حیدرؑ کہیں روتے ہیں کہیں فاطمہ زہراؑ
فریاد پیمبرؐ سے کہیں حشر ہے برپا
اس طرح سے ہر کوچہ میں فریاد و بُکا ہے
گویا کہ حسینؑ آج کے دن قتل ہوا ہے

۵

ناگاہ اٹھا غلغلہ با نالہ و زاری
سر ننگے شتربان لئے کالی سی عماری
لو خواہرِ شبیرؑ کی وہ آئی سواری
اور ساتھ میں سیہ پوش یداللہ کی پیاری
داہنے علیؑ تھامے ہوئے اپنے جگر کو
اور بائیں طرف فاطمہؑ کھولے ہوئے سر کو

۶

کیا شان کہوں زینبؑ بیکس کی میں اظہار
مظلومیت اس گھوڑے کے چہرے سے نمودار
اشتر کے برابر تھا مظلوم کا رہوار
زیں خون سے تر سارا بدن تیروں سے افگار
پیتا تھا نہ پانی غمِ سلطانِ عرب سے
اور پشت و شکم ایک تھی فاقوں کے سبب سے

۷

بولا کوئی شبیرؑ سے اعدا نے دغا کی
کی لاش بھی پامال امام دوسرا کی
اُمت کے یہ جب ظلم نبیؐ یاد کریں گے
مظلوم یہ سیدؑ یہ مسافر یہ جفا کی
واللہ جفا کی! یہ جفا کی! یہ جفا کی!
تا روزِ جزا قبر میں فریاد کریں گے

Presented by Ziaraat.Com

۸

ناگاہ صدا زینبؑ بیکس کی یہ آئی
شبیرؑ کو مارا ہے محمدؐ کی دہائی
لوٹی گئی پردیس میں زہراؑ کی کمائی
بھائی سے چھڑا کے مجھے تقدیر ہے لائی
فریاد کہ بے وارثی ہو آئی ہے زینبؑ
شبیرؑ سے ماں جائے کو کھو آئی ہے زینبؑ

۹

میں وہ ہوں پھری کوفے میں جو با سرِ عریاں
میں وہ ہوں کہ جس کا ہے لقب بے سر و ساماں
کھو آئی ہوں جنگل میں مدینہ کا میں سلطاں
میں مر نہ گئی بھائی مرا ہو گیا بے جاں
اب غم نہیں ہمارے نہ دم سرد بھرو تم!
اے اہل وطن آ کے مجھے قتل کرو تم

۱۰

بن بھائی کی کہلا کے جیوں فائدہ کیا ہے
کیوں مر نہ گئی شاہ کے غم میں یہ خطا ہے
اے صاحبو جو مجھکو سزا دو وہ بجا ہے
مر جانے دو منظور اگر اپنا بھلا ہے
پرہیز تمھیں چاہیئے مجھ کشتۂ غم سے
لٹ جائے مدینہ نہ کہیں میرے قدم سے

۱۱

وہ قافلہ روضہ پہ محمدؐ کے جو آیا
گنبد بھی لگا کانپنے یہ شور مچایا
اور قبر کو رو رو کے یہ زینبؑ نے سنایا
نانا مجھے سر ننگے لعینوں نے پھرایا
کیا ظلم ہوئے بعد شہنشاہ زمن کے
اب تک ہیں مرے بازوؤں میں نیل رسن کے

۱۲

میں کیا کہوں ظلم و ستم شمرِ ستمگر
ہر بار مری پشت میں نیزے کو لگا کر
کہتا تھا بتا دے مجھے اے دخترِ حیدرؑ
شبیرؑ کی دولت ہے کہاں خیمہ کے اندر
کیا کیا کہوں میں ظلم و ستم شمر دنی کے
سوراخ ہیں یہ پشت میں نیزہ کی انی کے

۱۳

جب خوب سا روضہ میں ہوا شیون و ماتم
سجادؑ نے زینبؑ سے کہا با دلِ پر غم
گھر چل کے بپا کیجئے اے ثانیٔ مریمؑ
پرسہ کیلئے بیبیاں سب آئی ہیں اس دم
زینبؑ نے کہا منھ کسے دکھلاؤں گی بیٹا
اس روضہ سے اٹھ کر نہ کہیں جاؤں گی بیٹا

Presented by Ziaraat.Com

	۱۴	
اس قبر سے اٹھتی تھی نہ وہ بیکس ناچار صغراؑ کے گلے مل کے حرم روئے کئی بار	۱۴	گھر لے گئے سمجھا کے اُسے عابدؑ بیمار زینبؑ وہ مکاں دیکھ کے کرنے لگی گفتار

خالی ہے ہر اک حجرہ تو ویران مکان ہے
اکبرؑ ہے کہاں قاسمؑ و عباسؑ کہاں ہے

سلام

مولانا محمد مصطفیٰ جوہر مدظلہ

کنارے حوضِ کوثر کے شہِ ابرار بیٹھے ہیں
لئے حلقے میں شہؑ کو شہ کے ماتم دار بیٹھے ہیں

غمِ شبیرؑ میں جینا ہمارا حق ہے، جیتے ہیں
ہمارے غیر ہیں، جینے سے جو بیزار بیٹھے ہیں

امامِ عصر آؤ انتقامِ خونِ ناحق کو
ہمیں دو اذن ہم کھینچے ہوئے تلوار بیٹھے ہیں

بنائے کعبہ کس نیت سے کی تھی، بڑھ کے پوچھو تو
علیؑ کے پاس بیت اللہ کے معمار بیٹھے ہیں

"سلونی کی صدا تنقید ہے دورِ گذشتہ پر
علیؑ منبر پہ مثلِ احمدِ مختار بیٹھے ہیں

بلا دوں نغمہ سو نغمہ نہ کیوں توصیفِ حیدرؑ میں
امینِ وحی جب کھولے ہوئے منقار بیٹھے ہیں

نفاق و شرک ڈرتے ہیں دلِ مومن تک آنے میں
یہ ایماں ہے کہ دل میں حیدرِ کرار بیٹھے ہیں

اُدھر نامِ حسینؑ آیا، اِدھر آنسو ہوئے جاری
مری آنکھوں میں گویا عابدِ بیمار بیٹھے ہیں

قیامت ہے، جواں بیٹے کی میت اٹھ نہیں سکتی
کمر تھامے سرہانے سیدِ ابرار بیٹھے ہیں

نہیں عباسؑ سا بھائی، لحد خود ہی بنائینگے
لئے اصغرؑ کی میت شاہِ دیں ناچار بیٹھے ہیں

بیاں دردوں کا ہو، عابدؑ چلے ہیں منزلوں پیدل
خدا معلوم اس آفت میں کتنی بار بیٹھے ہیں

رقیہؑ قید میں جب باپ کو روتی تو ماں کہتی
مری بچی نہ رو، ظالم پسِ دیوار بیٹھے ہیں

بیاں کر حاجتیں جوہر سفارش تیری کر دینگے
حضورِ شاہِ عباسِ علمبردار بیٹھے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مجلس دربیان

چہلم امام عالیمقام

رُباعیات

(۱)

چہلم کا ہنوز داغ سینے میں ہے
روداد نئی ہر ایک مہینے میں ہے
یہ روز وہ ہے کہ بے حسینؑ ابن علیؑ
سجاد کا داخلہ مدینے میں ہے

(۲)

اے اہل عزا روح رسولؐ آتی ہے
اور روح حسنؑ زار و ملول آتی ہے
چہرے سے یہ نقاب اشک ڈالو! ڈالو!
سر ننگے بہشت سے بتولؐ آتی ہے

سوز

عزیز و نوحہ کرو یہ سوئے ضریح و عَلم
کہ الوداع حسینؑ غریب شاہ اُمم
تمام ہوتی ہے چہلم کی مجلس قائم
ہزار حیف نہ جی بھر کے تم کو رو لیے ہم
نبیؐ کا صدقہ رضامند جائیو آقا
بروز حشر ہمیں بخشوائیو آقا

Presented by Ziaraat.Com

سلام ۱

ہر ایک ذرّہ لب اے مجرئی حساب میں ہے
کہ سوزِ ماتمِ شبیرؑ آفتاب میں ہے

حسینؑ کہتے تھے اے ذوالجناح ٹھہر کے چل
کہ روحِ فاطمۂ زہرا مری رکاب میں ہے

میں وارثِ دار علیؑ ہوں پکارتے تھے حسینؑ
کہ آج ریش میری خون کے خضاب میں ہے

جو رن میں آتی تھی بو جسم سے شہیدوں کے
کہاں وہ نکہتِ جاں بخش مشکِ ناب میں ہے

نگاہِ مہر کر اے شاہ مدح گویوں پر
دبیرؔ بھی ترے ارباب انتخاب میں ہے

سلام ۲

لعینوں نے جسے مہماں بلایا اس کا چہلم ہے
عوض دعوت کے جس کا گھر مٹایا اس کا چہلم ہے

لگائے تھی جسے چھاتی سے ماں اپنی مصیبت میں
گلے پر تیر جس بچہ نے کھایا اُس کا چہلم ہے

اٹھا کر رن سے خیمہ میں غریب و بیکس و تنہا
بہتر کے جنازے جو کہ لایا اس کا چہلم ہے

ہوئی شادی یہ کیسی کربلا میں روزِ عاشورا
جو دولہا ساتھ کبھی کرنے نہ پایا اس کا چہلم ہے

کمر ٹوٹی تھی چلنا راہ کا دشوار تھا جس کو
جواں بیٹے کا غم جس نے اٹھایا اس کا چہلم ہے

برابر کے جواں بھائی کو رو دیا جو کہ غربت میں
نہ جس نے مرتے دم تک چین پایا اس کا چہلم ہے

لعینوں نے کیا پامال لاشہ اور عداوت سے
لگا کر آگ جس کا گھر جلایا اس کا چہلم ہے

پیاسا ہو گیا دنیا سے بیکس روزِ عاشورا
نہ جس نے مرتے دم پانی بھی پایا اس کا چہلم ہے

پدر کی گود میں آئی ہے جس کو موت عالم میں
جوانی کا نہ خط جس نے اٹھایا اس کا چہلم ہے

اسی کا غم ہے دل میں اے رضیؔ مرنے پہ بھی باقی
جفا کاروں نے جس کا خوں بہایا اس کا چہلم ہے

Presented by Ziaraat.Com

سلام ۳

مجرائی شاہِ ہدیٰ کا آج چہلم ہو چکا
مالکِ صبر و رضا کا آج چہلم ہو چکا

جس کے غم میں رو رہے ہیں جن و بشر حور و ملک
اُس شہیدِ کربلا کا آج چہلم ہو چکا

روح جسکی قبض کی تھی ابن سعد غدار نے
اس امامِ اتقیا کا آج چہلم ہو چکا

پھول سے سینے پہ پھل برچھی کا کھایا بے گناہ
ہم شبیہِ مصطفیٰؐ کا آج چہلم ہو چکا

ننھے ہاتھوں سے سکینہؑ پیٹ کر کرتی تھی بین
بازوئے شاہِ ہدیٰ کا آج چہلم ہو چکا

بے کفن کا بے وطن کا بیکس و مظلوم کا
بادشاہِ کربلا کا آج چہلم ہو چکا

کہتی تھی زینبؑ ہمیں مقدور شربت کا نہیں
وارثِ دار انبیاءؑ کا آج چہلم ہو چکا

دوپہر میں گلشن احمد ہوا تاراج آج
بادشاہِ دوسرا کا آج چہلم ہو چکا

ہے غضب مہماں بلایا اور کیا پیاسا شہید
ہائے ابنِ مرتضیٰؑ کا آج چہلم ہو چکا

سجدۂ خالق میں شہ رگ پر ہوا خنجر رواں
ہائے مقبولِ خدا کا آج چہلم ہو چکا

کس زباں سے ہو بیاں حالِ شہادت دوستو
قاسمِ گلگوں قبا کا آج چہلم ہو چکا

بیٹے کے غم میں یہ بانوؑ کرتی تھی رو رو کے بین
باپ کے صاحب ع۱۰ کا آج چہلم ہو چکا

مرثیہ ۱

"چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہو چکا"

چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہو چکا
اور فاتحہ حسینؑ کے لشکر کا ہو چکا

پیوند بیکسوں کے سر و تن کا ہو چکا
مدفون لاشہ سبطِ پیمبرؐ کا ہو چکا

ماتم میں تین روز رہے شور و شین سے
روئے لپٹ لپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

۲

مثلِ چراغِ گورِ غریباں یہ دل جلائے
ہر آن کی بود و باش کے سامان جو یاد آئے
پھولوں کے بدلے قبروں پہ لختِ جگر چڑھائے
بے ساختہ پکارے کلیجہ پکڑ کے ہائے

اب کس کے ساتھ داخلۂ کربلا ہوا!
لایا تھا جو مدینہ سے وہ ہم کو کیا ہوا

۳

آئے تھے دوسری کو محرّم کی کس کے سات
اُترے تھے جب تو روکی تھی عباسؑ نے قنات
خیمے بپا ہوئے تھے برابر لبِ فرات
تاکید تھی کہ زور سے کوئی کرے نہ بات

ہے ہے وہ پردہ دار ہمارے کدھر گئے
بے پردہ ہو کے آلِ نبیؐ دربدر گئے

۴

مقتل کے آس پاس یہ بیبیوں کی تھی فغاں
اے مرے کربلائی برادر حسینؑ کی جاں!
زینبؑ جبیں لحد پہ رکھے کرتی تھی بیاں
ہمشیر تین دن سے تمہاری ہے مہماں

اللہ مری بات بھی پوچھی نہ آپ نے
زنداں کی واردات بھی پوچھی نہ آپ نے

۵

میں جانتی تھی شہر بسا ہوگا بھائی کا
چہلم کروں گی دھوم سے میں کربلائی کا
ہوگا ہجوم قبر پہ ساری خدائی کا
پرسا بھی یہاں نہیں کوئی زہراؑ کی جائی کا

منہ ڈھانپنے کو آپ ہی پلّہ بھی لیتی ہوں
اور اپنے دل کو آپ ہی پرسا بھی دیتی ہوں

۶

چہلم تو کر چکی میں دل افگار یا حسینؑ
بیٹا بھی اور بہن بھی ہے نادار یا حسینؑ
اب روضہ کس طرح سے ہو تیار یا حسینؑ
آخر کبھی تو آئیں گے زوّار یا حسینؑ

تکیہ ہے کارسازئ پروردگار پر
اس دم تو سائبان نہیں ہے مزار پر

۷

بھیّا میں داستانِ الم کیا کروں بیاں
ٹوٹا مصیبتوں کا غریبوں پہ آسماں
خیمے جلے ذلیل ہوئیں ننگے سر پھریں
کیوں مر گئی نہ آہ یہ ہمشیر خستہ جاں
لوٹی گئیں اسیر ہوئیں ساری بی بیاں
اونٹوں پہ قیدیوں کی طرح دربدر پھریں

Presented by Ziaraat.Com

۸

سر ننگے بنتِ فاطمہؑ بازار میں گئی ! ! !
ابن زیاد شوم کے دربار میں گئی
بے مقنعہ آہ مجلس اشرار میں گئی
بزم یزیدؔ فاجر و بدکار میں گئی

آنکھوں سے ظلم بانیٔ شر دیکھتی رہی
طشتِ طلا میں آپ کا سر دیکھتی رہی

۹

دُکھیا بہن کی آپ نے بھیّا نہ لی خبر
رکھتے تھے ہر ستم کو روا ہم پہ اہل شہر
بھیّا ہمیں پھرایا ہے شہروں میں ننگے سر
بے وارثوں پہ ڈالتے تھے قہر کی نظر

زندہ ستم اُٹھانے کو یہ خستہ تن رہی
زندانِ تنگ و تار میں بھیّا بہن رہی

۱۰

بھیّا ترے فراق میں تھی نیم جاں بہن
دن رات یاد کرتی تھی بھیّا یہ خستہ تن
مدّت کے بعد آکے ملے ہو شہِ زمن
قربان سر بریدہ کے یہ کشتۂ محن

مضطر بہن کے دل کو تسلّی تو دیجئے!
ماں جائے کچھ تو حال بیان اپنا کیجئے

۱۱

حضرت کی قبر ہل گئی زینبؑ کے بین سے
شہزادہ جاں بہ لب ہے پھوپھی شور و شین سے
آکر کہا بشیر نے ابن حسینؑ سے !
چلیئے وطن کو قبر شہِ مشرقین سے

عابدؑ نے پوچھا کیوں پھوپھی اماں قبول ہے
وہ بولی اختیار ہے کیا ہاں قبول ہے

۱۲

اے کربلائے سیّد دلگیر الوداع
اے قبر ہے یہ صاحب تطہیر الوداع
اے قتل گاہ حضرت شبیرؑ الوداع
لو بھائی جان جاتی ہے ہمشیر الوداع

کیا بے نصیب ہے یہ نواسی رسولؐ کی
جس کی مجاوری کبھی نہ تم نے قبول کی

۱۳

اے کربلا کے سیّد و سردار الوداع
ہم بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع
تڑپا رہا بدن کو یہ درد فراق ہے
نورِ نگاہ احمد مختار الوداع
دکھیا بہن کے مونس و غمخوار الوداع
بھیّا لحد کا چھوڑنا زینبؑ کو شاق ہے

Presented by Ziaraat.Com

بے آپ کے بقیع میں کس منہ سے جاؤں گی گر جاؤں گی تو سخت ندامت اٹھاؤں گی	۱۴	نانا کے بھی مزار پہ عزت نہ پاؤں گی پوچھیں گے سب جو لوگ تو میں کیا بتاؤں گی

رخصت کیا حضور نے کیونکر میں یاں رہوں
جاؤں تو کس طرف کو، رہوں تو کہاں رہوں

بھیا اٹھو کجاوہ میں مجھ کو تم ہی بٹھاؤ روکیں قنات اکبرؑ و عباسؑ کو بلاؤ	۱۵	بھیا میں بے نقاب ہوں رہگیروں کو ہٹاؤ خالی ہے گود بھابی کی اصغرؑ کو لیتے آؤ

سردار سارے قافلہ کے آگے ہوتے ہیں
تیار کارواں ہوا اور آپ سوتے ہیں

کب سے تمھیں پکار رہی ہوں میں خستہ تن بھیا گلے لگاؤ تو جاؤں سوئے وطن	۱۶	ہے ہے جواب بھی نہیں دیتے شہِ اُمم آئی ندا سدھارو خدا حافظ اے بہن

اصغرؑ کو میری سمت سے تم پیار کیجیو
ہوگا ثواب خاطرِ بیمار کیجیو!

لیکر بلائیں قبر کی بولی وہ سوگوار تسلیم کی لحد کو پھری گرد ستہ بار	۱۷	اس پیار کے نثار اس آواز کے نثار جی تو نہ چاہتا تھا یہ جبراً ہوئی سوار

جب تربت حسینؑ کی غربت نظر پڑی
ناقہ پہ کتنی بار چڑھی اور اتر پڑی

مرثیہ ۲

آج چہلم تمام ہوتا ہے

آج چہلم تمام ہوتا ہے! کشتوں کا اب مقام ہوتا ہے	۱	دفن سب کا امام ہوتا ہے دورہ گردوں خیام ہوتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

تنِ شہ آج سے سر ملتا ہے!
عرش خالق دوبارہ ہلتا ہے

کربلا میں ہے آج شیون و شین روتی کبریٰ ہے شہ کی نورِ العین	۲	دفن ہوتی ہے آج لاش حسینؑ بالوئے شاہ ہے بہت بے چین

رو رو زینبؑ دوہائی دیتی ہے
کروٹیں شہ کی لاش لیتی ہے

شش جہت میں ہے شور واویلا قید سے چھوٹ کر امام آیا	۳	آتی ہے یہ ملائکہ کی صدا آج اک حشر پھر بپا ہو گا

چلو اے قوم پیشوائی کو!
لاؤ زینبؑ فلک ستائی کو

آگئے آگے تھے جبرئیلؑ امیں پھینک کر تاج سر برو ئے زمیں	۴	اُن کے پیچھے ملائکہ غمگیں آئے بیمار کربلا کے قریں

حاملانِ الم کو لے آئے
قتل گہ میں حرم کو لے آئے

آج سجادؑ کو غش آتے ہیں باپ کی لاش کو ہلاتے ہیں	۵	غش سے فرصت ذرا جو پاتے ہیں گھٹے زنجیروں کے دکھاتے ہیں

جب وہ بیمار دکھ سناتا ہے
لاشہ شاہ کانپ جاتا ہے

پہونچے عابدؑ جو لاشۂ شہ پر کچھ خبر آپ کو ہے اے سرور	۶	بولے باصد ملال رو رو کر رنج کیا کیا ہوئے ہیں بندہ پر

آپ کے بعد ہم اسیر ہوئے
طوقِ آہن میں دستگیر ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

لے گئے ہم کو بیڑیاں پہنا! — ۷ — اور گردن میں طوق بھی ڈالا
آپ سوتے رہے یہاں بابا! — لی خبر بھی نہ میری کچھ اصلا

دشمنِ دیں زلس ستاتے تھے
تازیانے مجھے لگاتے تھے

سن کے اہل حرم بھی شہ کی صدا — ۸ — روئے ایسا کہ ہوش بھی نہ رہا
پھر تو زینبؑ نے شاہ سے یہ کہا — بھائی آئی ہے یہ بہن دکھیا

ساتھ اہل حرم کو لائی ہوں
پر سکینہؑ کو کھو کے آئی ہوں

بولی زینبؑ کہ اے شہید امام — ۹ — آئی ہوں طے میں کر کے راہ تمام
اب یہاں سے نہ جاؤں گی ایک گام — آپ کی قبر پر رہوں گی مدام

اسی بیشہ میں جان کھوؤں گی!
عمر بھر آپ کو میں روؤں گی!

بھائی شرمندہ ہوں میں صغراؑ سے — ۱۰ — منہ وطن میں دکھاؤں کیا جا کے
نہیں ممکن ہے اب یہ زینبؑ سے — آپ کو بن میں چھوڑ کر جائے

قبر اصغرؑ کی اب بناؤں گی!
عمر بھر بیٹھی خاک اڑاؤں گی

سن کے لاشہ تڑپ گیا شہ کا — ۱۱ — آئی حلق بریدہ سے یہ صدا
اے بہن دختر علی بخدا — کہوں پیغام کیا میں صغراؑ کا

مجھ کو سجادؑ سے ندامت ہے
ہجر صغراؑ کا ایک قیامت ہے

لاش اکبرؑ پہ زینبؑ دلگیر — ۱۲ — آئی جس دم بحالت تغییر
کہتی تھی اے میرے بدرِ منیر — خاک میں تیری مل گئی تصویر
سو چکے بس اٹھو اٹھو بیٹا! — آئے سجادؑ ہیں ملو بیٹا

Presented by Ziaraat.Com

۱۳

تم سے چھٹ کر ہوئے یہ مجھ پہ ستم
سَر دربار بے ردا تھے ہم!

قید کر شام لے گئے اظلم
طَشت میں تھا سرِ امامِ اُمم

ساتھ فوجِ یزید تھی بیٹھا
قتل سیّد کی عید تھی بیٹھا

۱۴

تھی سکینہ جو شاہ کی دُختر
حال بیٹی کا دیکھو اے سَرور

کھڑی کہتی پدر کے لاشہ پر
بال کھولے ہیں اپنے رو رو کر

مجھ پہ کیا کیا ستم ہوئے بابا
مُنھ کا دیکھو مرے ورم بابا

۱۵

عید کے روز تم نے اے سَرور
لے گیا اس کو شمرِ بد گوہر

تھے پہنائے جو کان میں گوہر
اور طمانچے بھی مارے ہیں مُنھ پہ

اپنا دُکھ میں سُنانے آئی ہوں
نیل مُنھ کا دکھانے آئی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

مجلس در بیان
شہادت حضرت زینب علیہ السلام

آیت حق کی چھاؤں میں عصمت کا پھول تھیں
زینبؑ کہیں علیؑ تھیں کہیں پر رسولؐ تھیں

رُباعیات

(۱)

ایک روز بڑا صبر دکھائے گا حسینؑ
رحمت کی طرح جہاں پہ چھائے گا حسینؑ
یہ سوچ کے سینے پہ سُلاتے تھے رسولؐ
اسلام کی قسمت اک روز جگائے گا حسینؑ
(امیر لکھنوی)

(۲)

کوئی ذرا جاکر عباسؑ سے یہ کہدے
عباسؑ بی بی زینب بے پردہ جا رہی ہے
بلوے میں بنت زہراؑ محتاج ہے ردا کی
بالوں سے اپنے منہ کو زینبؑ چھپا رہی ہے

(۳)

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا!
خدا کے نور کا، نور دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے، وصیؑ و نبیؑ بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا
(نور لدھیانوی)

(۴)

عبادتوں کا جو عنوان ہے تو ذکر علیؑ
کمال مرکز ایمان ہے تو ذکر علیؑ
سکونِ قلب کا سامان ڈھونڈھنے والو
سکون قلب کا سامان ہے تو ذکر علیؑ
(نور لدھیانوی)

Presented by Ziaraat.Com

سوز ۱

عزیزو آج یہ نیرنگ ہے زمانے میں
علیؑ کی بیٹیاں جاتی ہیں قید خانے میں
اٹھائے لاکھ الم تا بہ شام جانے میں
بندھی ہے ایک رسن بیکسوں کے شانے میں

نہ چین پایا نہ سوئے نہ آب و دانہ ملا
ملا تو شام میں ٹوٹا سا قید خانہ ملا

(۲)

دیار شام میں جب بیکسوں کو شام ہوئی
وہ رات پیٹنے رونے میں سب تمام ہوئی
روانہ اونٹوں پہ خلق خدا تمام ہوئی
ہوا یزید برآمد یہ دھوم دھام ہوئی

فلک ستائی ہوئی غم کی مبتلا زینبؑ
چلی یزید کی محفل میں بے ردا زینبؑ

سلام

قید خانے میں تشنہ لب زینبؑ
پڑھ رہی ہے نماز شب زینبؑ
ریسمانِ ستم ہے شانوں میں
سر بسجدہ ہے پیشِ رب زینبؑ
بھوکے پیاسے ہیں شاہ کے بچےؑ
اور خود بھی ہے تشنہ لب زینبؑ
بنتِ سرورؐ کو گود میں لے کر
جاگتی ہے تمام شب زینبؑ
کہہ رہی ہیں حسینؑ کے سر سے
تم پہ قربان جاں بلب زینبؑ
بات کرتے نہیں ہو ماں جائے
لو لو جائے یہاں سے کب زینبؑ
دل میں ناسور پڑ گئے میرے
کیا کرے جی کے خاک اب زینبؑ

تھکیں حقیقت میں صابرہ حلمی
خواہرِ شاہ خوش لقب زینبؑ

مرثیہ

جب دُخترِ خاتونِ قیامت ہوئی پیدا
شرحِ کتبِ عفّت و عصمت ہوئی پیدا
اور شمعِ شبستانِ ہدایت ہوئی پیدا
پیدا ہوئی پھر بہرِ مصیبت ہوئی پیدا ۱

پیدائشِ زینبؑ کی خوشی فوت ہوئی تھی
سامانِ ولادت تھا وہ یا موت ہوئی تھی

طفلی سے بجز صوم و صلوٰۃ اور نہ تھا کام
لکھا ہے کہ ایک روز صبح کو معصومۂ خوش انجام
زینبؑ کی عبادت پہ ہیں شاہد سحر و شام
مشغول تھی قرآں کی تلاوت میں لبِ بام ۲

دل حق کی طرف حرفوں پہ قرآں کے نظر تھی!
چادر جو گری سر سے تو اصلا نہ خبر تھی

اللہ رے پاسِ ادبِ دخترِ زہراؑ
زینبؑ نے تلاوت کو دیا طول بہت سا
گو صبح تھی پر چشم نہ خورشید نے کی وا
دن دوپہر آیا پہ ہوا مہر نہ پیدا ۳

روپوشیٔ خورشید کا باعث تو کھلا تھا
بے پردہ رُخِ شمعِ شبستانِ حیا تھا

مسجد میں نبیؐ کے ہوئے اصحاب فراہم
کی عرض محمدؐ سے کہ اے سرورِ عالم
ہر ایک کا منہ فق تھا سحر اس دم
کچھ کیجئے تدبیر کہ مرتے ہیں بس ہم ۴

ہنگامِ زوال آتا ہے کب نکلے گا خورشید
کیا حشر ہوا نیزے پہ اب آئے گا خورشید

کی پھر تو نبیؐ نے یہ دُعا با دلِ تغییر
زہراؑ کے ستارے ہیں جو یہ شبّرؑ و شبیرؑ
اے جلوہ دہ شمس و قمر مالکِ تقدیر
جن کے مہ و خورشید سے ہے خوب ہی تنویر ۵

ان دونوں کے خاطر تو یہ مہر عطا کر
خورشید جہاں تاب کو اب جلوہ نما کر

Presented by Ziaraat.Com

۶

جبریلؑ نے آ کر یہ نبیؐ سے کہا اس آن
محبوب خدا تم کو خدا کا ہے یہ فرمان
زینبؑ جو نواسی ہے تیری فاطمہ کی جان
سر ننگے لب بام پہ پڑھتی ہے وہ قرآن
زینبؑ کی بھی خاطر ہمیں زہراؑ کے سبب سے
نکلا نہیں خورشید اسی پاس ادب سے

۷

جب تک کہ نہ اوڑھے گی ردا دختر حیدرؑ
خورشید نہ نکلا ہے نہ نکلے گا فلک پر
حصے میں تیری آل کے عصمت ہے برابر
کس طرح سے دیکھے انھیں خورشید منور
خالق نے ازل سے یہ شرف ان کو دیا ہے
تو ان کا صدا شیشۂ عصمت میں رہا ہے

۸

اب رحلت زینبؑ کا یہ ہے واقعہ تحریر
سجادؑ کے ساتھ آ گئی مدینہ میں جو دلگیر
تھا خانۂ زہراؑ جہاں اور حجرۂ شبیرؑ
دن رات وہاں روتی تھی وہ شاہ کی ہمشیر
مرتا تھا جواں بیٹا وطن میں جو کسی کا
روتی تھی بیاں کر کے وہ ہمشکل نبیؐ کا

۹

دولہا کوئی بنتا تھا تو کہتی تھی یہ رو کر
بن بیاہا جہاں سے گیا ہے میرا اکبرؑ
بچہ کوئی روتا تھا تو یاد آتا تھا اصغرؑ
کہتی تھی کہ اصغرؑ کو بھی لوں گود میں کیونکر
قاسمؑ کا سدا تذکرہ بالائے زباں تھا
پہروں اسے کبراؑ کے رنڈاپے کا بیاں تھا

۱۰

القصہ کہ زینبؑ کو سدا بھائی کی تھی یاد
تھا دشمن عابدؑ جو یزید ستم ایجاد
گزری یہ خبر اس کو کہ کیا بیٹھا ہے دل شاد
ایک فوج کثیر اب پئے یادئیے سجاد
وارث ہے وہ تیغ و سپر شاہ ہدا کا
اب مجھ سے عوض لے گا وہ خون شہدا کا

۱۱

یہ سن کے دیا حکم شقی نے سر دربار
عابدؑ کو گرفتار کریں جا کے کچھ اسوار
زنجیر بھی اور طوق بھی بھاری سا ہو تیار
تو مجھ سے وہ اب جنگ کا ہوگا طلب گار
کس بات پہ مغرور وہ ابن شہ دیں ہے
کچھ بھولی اسیری کا مزہ یاد نہیں ہے

Presented by Ziaraat.Com

وہ داغ رسن ہاتھوں میں باقی نہ رہے کیا
یہ جانتا گر میں تو سدا قید میں رکھتا
۱۲
کیا بھول گیا بھر ہنہ یا کانٹوں پہ پھرنا
خیر اب بھی گیا ایک ہے تجھے کچھ نہیں خطرا

یا بوس ہوا حلقۂ زنجیر دوبارہ
گردن میں پڑا طوق گلوگیر دوبارہ

اک ہاتھ بکٹر تا تھا تو تھا ایک گلوگیر
وہ کہتے تھے یاں پوچھو نہ اب نائب شبیرؑ
۱۳
عابد یہی کہتے تھے کہ کیا ہے میری تقصیر
اب شام میں ہو جائے گی جو ہونا ہے تعزیر

عابدؑ نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے
مظلوم کا فرزند تو راضی بہ رضا ہے

موجود ہوں حاضر ہوں میں قیدی ہوں تمہارا
زینبؑ کو تو اب قید کریگے نہ دوبارا
۱۴
لیکن مجھے تبلاؤ تو یہ جلد خدارا
موجود ہے وہ بھی نہیں کچھ زور ہمارا

گر کام نہیں اس سے تو کہدو یہ خوشی سے
مل آؤں میں ہمشیر حسینؑ ابن علیؑ سے

عابدؑ کے سخن کو کوئی خاطر میں نہ لایا!
رو رو کے زن و مرد نے ایک شور مچایا
۱۵
ناقے پہ اسی شکل سے بیکس کو بٹھایا
ناگاہ یہ اک شخص نے عابدؑ کو سنایا

کیا بیٹھے ہو ناقے پہ ذرا دیکھو اُدھر کو
ہمشیر حسینؑ آتی ہے کھولے ہوے سر کو

سجاد نے دیکھا تو نظر آیا یہ احوال
چلاتی ہے یا ختم رسل دیکھو تیمر احال
۱۶
ہیں دختر زہرا نے پریشاں کئے بال
قیدی ہوا مظلوم نے میر بھائی کا ہے لال

اُمت سے ذرا پوچھو تو کیا اس کی خطا ہے
بن باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے!

یہ سنتے ہی اشتر سے گرے عابدؑ مضطر
مرقد سے نکل آیا ہے اک دست پیمبرؐ
گو لاشۂ اکبرؑ پہ بھی آپ آئی تھیں رنمیں
۱۷
سر پاؤں پہ زینبؑ کے رکھا اور کہا رو کر
کرتے ہیں تمہیں منع کہ رونا نہیں بہتر
پر آج خجل مجکو کیا تم نے وطن میں

روکر کہا زینبؑ نے کہ اے عاشقِ باری
اور گھر سے انھیں لیکے چلا فرقۂ ناری

۱۸

جب گردن حیدرؑ میں رسن باندھی تھی واری
سر ننگے نکل آئی تھی مادر بھی ہماری

تم قید میں ہو میرا نکلنا بھی روا ہے
کیا صبر میرا فاطمہؑ زہرا سے سوا ہے

بیتابیِ زینب سے جو عابدؑ ہوئے لاچار
پھر آپ بھی اسوار ہوئے عابدؑ بیمار

۱۹

ایک ناقۂ محمل میں پھوپی کو کیا اسوار
گرداں سے چلے بن کے نگہبان ستمگار

ہر کوچ میں تھا حال عجب بنتِ علیؑ کا
آتا تھا سفر یاد اسے سبطِ نبیؐ کا

جب منزلِ آفت کی وہ طے کیں سحر و شام
اک باغ میں شب باش ہوئے عابدِ ناکام

۲۰

وارد ہوئے سجادؑ حزیں متصل شام
وہ رات تھی زینبؑ کے لئے موت کا پیغام

اللہ سے کہنے لگی ہاتھوں کو اٹھا کر
کیا شام کے بلوہ کو میں پھر دیکھونگی جا کر

اس رات کو زینبؑ رہیں مصروف مناجات
سجادؑ نے رو رو کے یہ زینبؑ سے کہی بات

۲۱

ناگہ سحر کوچ نمایاں ہوئی ہیہات
لو تم کو مبارک ہو برادر کی ملاقات

کس درد سے اب آپ ہیں مشغول دعا میں
مقبول دعا ہو گئی درگاہِ خدا میں

زینبؑ نے کہا آیا یقیں اب مجھے بیٹا
اب آ گئے ہے یہ مخبر اخبار نے لکھا

۲۲

پر موت کے آثار کچھ اب تک نہیں یہ کیا
اس باغ میں بدخواہ تھا اک آلِ نبیؐ کا

تھا باغ یہ ہر خارِ گلستانِ جفا تھا
گلشن کی روش بیلچے سے کھود رہا تھا

حال اس نے سنا آمدِ زینبؑ کا جو سارا
اس ظلم کے کہنے کا زباں کو نہیں یارا
زینبؑ نے کہا ہو گیا سامان قضا کا

۲۳

زینبؑ کے قریب آ یا وہ بے رحم قضا را
زینبؑ کے لیں پشت پہ وہ بیلچہ مارا
مشکل میری آسان ہوئی شکر خدا کا

Presented by Ziaraat.Com

قاتل کی طرف دیکھ کے زینبؑ نے سُنایا آگے تو مجھے شمر نے تھا دُرّہ لگایا!	۲۴	گم رووں کی ستائی کو عبث تو نے ستایا بیپلچے کا زخم تیرے ہاتھ سے پایا

جب حشر کے دن ستمر کی فریاد کروں گی
میں حق سے بیاں تیری بھی بیداد کرونگی

مجلس در بیان سوگ بڑھانا اہلبیت اطہار ۸ ربیع الاول

آج محرم تمام ہوتا ہے ۸ ربیع لاول

ہاں دوستوں کی ہونہ اب شور و شین میں سوز ۱
زینبؑ بھی ہیں عزائے شہؑ مشرقین میں
پھٹ جائیں دل وہ درد ہے دکھیا کے بین میں
لو آگئیں وہ فاطمہ بزمِ حسینؑ میں

چہرہ پہ خاک بال پریشاں کئے ہوئے
گودی میں ایک ننھا سا لاشہ لیے ہوئے

جیسے یہ کہہ رہی ہیں بتولؑ فلک مقام
اے بے وطن کے تعزیہ دار و مرا سلام
مطلب یہ ہے کہ آج مجالس ہوئیں تمام
ہاں اے نسیم جاتی ہیں اب مادرِ امام
اشکوں کی نذر دیکے شہ تشنہ کام کو
رخصت کرو حسین علیہ السلام کو

سوز ۲

رو کر کہو کہ اے شہِ ابرار الوداع
اے کارواں درد کے سالار الوداع

Presented by Ziaraat.Com

اے امتِ رسول کے غمخوار الوداع
کرٹیل جوان پسر کے عزادار الوداع

کیا جانیں اگلے سال جئیں گے مرینگے ہم
پر قبر میں بھی تعزیہ داری کریں گے ہم

سلام الوداعی

ختم عزا ہے یا شہ ابرار الوداع
اے حیدرؑ و بتولؑ کے دلدار الوداع

نام وفا جہاں میں ہے تیرے طفیل سے
اے لشکرِ خدا کے علمدار الوداع

روئے گی تا بہ حشر جوانی تیرے لئے
اے ہم شبیہ احمد مختار الوداع

درد آفریں ہے تیری شہادت کی داستاں
اے خوش جمال قاسم جرار الوداع

کیا خوب نام جعفر طیارؑ کر گئے
اے دلبران زینبؑ ناچار الوداع

اے کم سنی میں جنگ تمہاری صد آفریں
اے غازیانِ مسلمؑ بے یار الوداع

تونے بڑھائی عظمتِ روداد کربلا
اے شیر خوار بانوئے ناچار الوداع

لاریب تم نے حق مودّت ادا کیا
اے ابن قینؑ و حرّ وفادار الوداع

اے ساکنانِ منزل تسلیم الفراق
اے ناصران سید ابرار الوداع

سالک تمہارے نام پہ قرباں ہزار بار
انصار ابن حیدر کرار الوداع

مختار جبکہ قیدِ ستم سے رہا ہوئے

(۱)

مختار جبکہ قیدِ ستم سے رہا ہوئے
سب سے سُنا حسینؑ شہید وفا ہوئے

آمادہ جہاد بپاسِ وفا ہوئے
ایسا لڑے کہ ظلم کے بانی فنا ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

نام و نشاں مٹا جو یزیدی سپاہ کا
غل تھا کہ رنگ لایا ہے خوں بیگناہ کا

(۲)

اک روز لوگ نوفلِ ظالم کو باندھ لائے
مختار نامدار پکارے کہ ہائے ہائے
یہ تو بتا کہ شاہ پہ کیا قہر ظلم ڈھائے
اس شوم نے کہا کہ جو مجرم ہو وہ بتائے
یہ لوگ بے قصور مجھے باندھ لائے ہیں
میں نے تو ایک سقے کے بازو اڑائے ہیں

(۳)

مختار نے جو شمر پہ خنجر رواں کیا
سر اس کا نذر آلِ نبیؐ کو رواں کیا
زین العبا نے شکرِ خدائے جہاں کیا
زینبؑ نے عورتوں سے یہ آکر بیاں کیا
اب تو دفورِ غم سے نہ آنسو بہائیے
اے بی بی اب تو سوگ کے کپڑے بڑھائیے

(۴)

زینبؑ تڑپ کے بولیں کہ اللہ سے ڈرو
حیرت ہے اس خیال سے لعنت کا دم بھرو
بھائی کا بدلہ مل گیا اے میری خواہرو
لوگو یہ کس کا خوں بہا انصاف تو کرو
ہیہات تین روز کا پیاسہ حسینؑ تھا
سب اک طرف نبیؐ کا نواسہ حسینؑ تھا

(۵)

کچھ قتلِ شمر سے مرے دل پہ نہ آگئے
قاسمؑ نہ آگئے، علی اکبرؑ نہ آگئے
ننھی سی قبر چھوڑ کے اصغرؑ نہ آگئے
اماں کے گھر پہ پھر کے برادر نہ آگئے
یہ سوگ قبر تک بھی نہ زینبؑ بڑھائیگی
خالی ردا تو میرے جنازے پہ جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

(۶)

لوگو کچھو ایک سبطِ پیمبر کا سوگ ہے
کنبے کا سوگ ہے مرے سب گھر کا سوگ ہے
تقدیر عزا ہے مقدر کا سوگ ہے
اک دو کا غم نہیں ہے بہتّر کا سوگ ہے

منہ آنسوؤں سے دھوتی ہوں میں خیر دھونے دو
جنگل میں جاکے روؤں گی اچھا نہ رونے دو

(۷)

وہ بولیں کیا مجال کہ شکوہ زباں پہ لائیں
بابا بھی روئیں اور کنیزیں بھی رونے آئیں
مطلب یہ ہے کہ سوگ کے کپڑوں کو اب بڑھائیں
کب تک غلام آپ کے یہ کلفتیں اٹھائیں

بی بی تمہارے سوگ سے عالم تباہ ہے
دو سال سے نہ شیعوں میں شادی نہ بیاہ ہے

(۸)

رو کر کہا کہ ہائے یہ شیعوں نے کیا کیا
ان کے لئے تو بھائی نے سب گھر فدا کیا
کیوں کلفتیں اٹھائیں انھوں نے بُرا کیا
لو اور تازہ غم میں مجھے مبتلا کیا

اچھا میں سوگِ روضہ جد پر اتاروں گی
کالی ردا نبیؐ کی لحد پر اتاروں گی

(۹)

یہ کہہ کے جد کی قبر پہ وہ سوگوار آئی
سر پیٹ کر پکاری کہ یا مصطفٰے دہائی
پیاسا شہید ہو گیا مظلوم میرا بھائی
اک رانڈ کو کسی نے نہ شال عزا پہنائی

ممکن نہیں یہ رنج و قلق دل سے دور ہو
نانا میں سوگ اُتاروں جو حکم حضورؐ ہو

(۱۰)

پھر بولیں اے سکینہؑ میں واری ادھر تو آؤ
پہلے تم اپنی ننھی سی پوشاک کو بڑھاؤ

Presented by Ziaraat.Com

وہ بولی ہاں بڑھاؤں گی عباسؑ کو بلاؤ　　پوشاک کیا کروں گی پدر سے مجھے ملاؤ

بالفرض ننھی سی کفنی میں بڑھاؤں گی
بابا کہاں ہیں میں جنھیں کپڑے دکھاؤں گی

(۱۱)

سجاد نے پھوپی سے یہ رو کر بیاں کیا　　اس گھر کی تم بزرگ ہو اے بنتِ مرتضیٰؑ
یہ غم نہ ختم ہوگا نہ یہ گریہ و بکا　　کیا ڈر جو یہ لباس نہ ہو اور رنگ دا

اٹھیں دو ہتڑ اپنے کلیجے پہ مار کے
قبرِ نبیؐ پہ پھینک دی چادر اتار کے

(۱۲)

پھر بولیں اے غم شہ دلگیر الوداع　　فصلِ عزائے کشتہ شمشیر الوداع
ہاں اے بکائے عاشقِ شبیرؑ الوداع　　اے اشتیاق ماتم شبیرؑ الوداع

تجھ سے ہی دل بہلتا تھا اس خستہ حال کا
لے آج سوگ بڑھ گیا زہراؑ کے لال کا

مجلس در بیان شہادت

امام زین العابدین علیہ السّلام

(۱)

مومنو احمدِ مرسل پہ نبوّت ہے ختم　　نام پر شیر الٰہی کے شجاعت ہے ختم
حلم شبرؑ پہ تو زہراؑ پہ مصیبت ہے ختم　　حضرتِ شاہِ شہیداںؑ پہ شہادت ہے ختم

قطع پوشاکِ تحمل قدِ سجادؑ پہ ہے
خاتمہ صبر کا شبیرؑ کی اولاد پہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

(۲)

قبلۂ زمرۂ تسلیم و رضا ہے سجادؑ
کعبہ صاحب اندوہ و بکا ہے سجادؑ

آفتاب فلک رنج و بلا ہے سجادؑ
شمع دل سوختۂ بزم عزا ہے سجادؑ

بعد شبیرؑ کے یہ عاشق قیوم ہوئے
باپ مظلوم تھا سجادؑ بھی مظلوم ہوئے

(۳)

ہے احادیث میں یہ رحم کا عابدؑ کے بیاں
ایک ناقہ پہ چہل بار ہوئے حج کو رواں

چھوڑ دیتے تھے مہار آپ ہو تا تھا رواں
کبھی کوڑا نہ لگاتے تھے امامِ دو جہاں

کیوں فلک تھا یہ کریم ایسی جفا کے لائق
تازیانہ بدن زین عباؑ کے لائق

(۴)

رحم تو یہ تھا عبادت کی کروں کیا میں ثنا
کلکِ قدرت نے لقب عابدؑ و سجادؑ لکھا

تھے نشاں سجدۂ خالق کے جبیں پر ہر جا
یاد آتے تھے دمِ سجدہ شہِ کرب و بلا

روتے تھے عابدؑ بیمار سدا سجدے میں
یعنی کاٹا گیا بابا کا گلا سجدے میں

(۵)

روکے حضرت نے کہا روؤں نہ کیونکر میں بھلا
حال یعقوب نبیؑ کا نہیں کیا تو نے سنا

بارہ فرزند کئے تھے انھیں خالق نے عطا
اک پسر ان کا مگر یوسفؑ جو چھٹا

روز جبریلؑ خبر جینے کی دے جاتے تھے
نام یوسفؑ کا مگر لے کے وہ چلاتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

(۶)

میں نے تو پایا کہ اپنے تہہِ خنجر دیکھا رشکِ یوسفؑ تھا جو اکبرؑ اُسے بے سر دیکھا
بے کفن چھوٹا سا دہ لاشہ اصغرؑ دیکھا لوٹتا قاسمؑ نوشہ کو زمیں پر دیکھا
مل گیا خاک میں سب گھر ہے نہ روؤں کیونکر
کٹ گیا گلشنِ حیدرؑ ہیں نہ روؤں کیونکر

(۷)

الغرض بعد پدر تھا انھیں رونے سے کام عشمتِ دولتِ دنیا سے نہ واقف تھا امام
خدمتِ پاک میں آتے تھے مگر شیعہ تمام مطلع جبکہ ہوا آہ یزید ابن حرام
بھیجے کچھ لوگ کہ عابدؑ کو پکڑ کر لاؤ
زندہ گر آنہ سکے کاٹ کے تم سر لاؤ

(۸)

الغرض داخلِ یثرب جو ہوئی فوجِ یزید در پہ عابدؑ کے ہوئے جمع وہ ملعونِ پلید
آیا دروازے پہ جس دم پسرِ شاہِ شہید کچھ نہ پوچھا نہ سنا کرنے لگے ظلم شدید
پھر دوبارہ اُسے محبوس کیا آہن میں
بیڑیاں پاؤں میں اور طوق پڑا گردن میں

(۹)

فوجِ اعدا سے رضا لے کے شہِ عرش سریر گھر میں اپنے گئے پہنے ہوئے طوق و زنجیر
دیکھا زینبؑ نے دوبارہ جو بھتیجے کو اسیر رو کے چلائی کہاں ہو مرے بھائی شبیرؑ
بولے سجادؑ کہ اب رہنے نہیں پاتے ہیں
رخصت اے اہلِ حرم شام کو ہم جاتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

لہ

(۱۰)

کہا زینبؑ نے کہ کہتے ہوئے حق میں کیا | میں تو گھر میں نہ رہونگی نہ رہونگی حاشا
واری تم ملک میں دشمن کے نہ جاؤ تنہا | اپنے بابا کی طرح ساتھ لو مجکو بیٹا

قید کرنے کو تمہیں لشکر شام آپہونچا
آج زینبؑ کی قضا کا یہ پیام آپہونچا

(۱۱)

میں نے مظلوم برادر سے کیا تھا اقرار | زیست بھر سوگ رکھونگی ترا اے عرش وقار
وعدہ پورا ہوا آپہونچی اجل اے دلدار | اب یقین ہے کہ میں جیتی نہ پھرونگی زنہار

کربلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤنگی میں
بھائی کی قبر پہ وہاں سوگ بڑھاؤنگی میں

(۱۲)

سخن زینبؑ بیکس سے ہوا حشر بپا | گھر سے روتا ہوا نکلا پسر شیر خدا
چشم حسرت سے سوئے مرقد احمدؐ دیکھا | دشمنوں سے کہا تم دو مجھے اب اتنی رضا

پھر طواف لحد ختم رسالتؐ کرلوں
طوق پہنے ہوئے نانا کی زیارت کرلوں

(۱۳)

کہہ کے یہ قبر محمدؐ پہ گئے زار و نزار | اور کئی بار ہوئے مرقد اطہر پہ نثار
عرض رو رو کے یہ کی اے نبیؐ عرش وقار | آج سجادؑ سے پھر چھٹتا ہے حضرت کا مزار

سفر شام کا پھر ہم کو پیام آیا ہے
طوق و زنجیر پہن کر یہ غلام آیا ہے

٭

Presented by Ziaraat.Com

ہیں ابھی بھلی اسیری کا دکھ نہ بھولا تھا ۱۴ اب تلک بازوؤں میں نیل رسن کا ہے پڑا
زخم زنجیر کے ہیں پاؤں میں اب تک ہرا ۔ اب تلک طوق کے صدمے سے ہے مجروح گلا

دیکھ کر ظلم یہ امت کے جلال آتا ہے
پر کروں کیا مجھے حضرت کا خیال آتا ہے

کہہ کے یہ بات مرخص ہوا وہ عرش وقار ۱۵ اور مدینہ سے چلا سبط نبی کا دلدار
زینبؑ خستہ ہوئی ناقہ پہ محمل میں سوار ۔ دو قدم وہاں سے چلی تھی کہ اٹھا غل اک بار

دیکھا عابدؑ بہت رو رو کے چلاتا ہے
ننگے سر باقرؑ معصوم چلا آتا ہے

کیا کہوں دل پہ جو سجادؑ کے صدمہ گزرا ۱۶ رو کے باقرؑ سے کہا جاؤ سدھارو بیٹا
پھر تمہیں دیکھیں گے پیارے جو خدا نے چاہا ۔ گھر کو روتا ہوا وہ بیکس و مغموم پھرا

ساتھ سجاد کے زینبؑ ہی نہ تھی محمل میں
فاطمہ پاس تھی پوتے کی ہر اک منزل میں

۱۷

ساتھ عابدؑ کے نگہبان تھے جو سا کن شام ۔ ان سے فرمایا سفر آج ہوا اپنا تمام
طوق و زنجیر سے رو رو کے کیا پھر یہ کلام ۔ اب جدا تم بھی ہو۔ جائے گا مدینے کو امام

چوم کر پاؤں جدا پاؤں سے زنجیر ہوئی
گر پڑا طوق بھی گردن سے نہ تاخیر ہوئی

چشم اعدا سے گئے عابدؑ بیمار نہاں ۱۸ پائے اعجاز سے یثرب کو ہوئے آپ رواں
پہونچے اک آن میں گھر اپنے امام دو جہاں ۔ پوچھا سب بی بیوں نے زینبؑ بیکس ہے کہاں

بولے وہ تو رہ گئی اس ہماری زینبؑ
راہ سے شاہ کی خدمت میں سدھاری زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

یہ جو عابدؑ نے کہا ہو گیا ماتم برپا ۱۹ آکے عابدؑ کو دیا اہلِ وطن نے پُرسا
چین سجادؑ نے دنیا میں نہ پایا اصلا ابن عبدالملک نحس کا جب دور رہا

چار جانب سے علم ظلم کی شمشیر ہوئی
زہر پلوانے کی سجادؑ کے تدبیر ہوئی

غسل باقرؑ نے جو سجاد کی میت کو دیا ۲۰ تازیانوں کا نشاں پشت پہ دیکھا ہر جا
گردنِ پاک پہ تھا نیل رسن کا پیدا جب کہ کفنایا تو رو کر کہا ہے بابا

تب محبوں نے گریبانِ قبا چاک کیا
قمرِ برج امامت کو تہ خاک کیا

مجلسِ شہادت

امام محمد باقر علیہ السلام

باقرؑ ہوئے امامِ دو عالم پدر کے بعد ۱ چمکا ستارہ فلکِ دیں قمر کے بعد
پایا وہ عز و جاہ شہِ بحر و بر کے بعد رتبہ ملا علیؑ کو جو خیر البشرؐ کے بعد

فرمانروائے کشورِ دینِ خدا ہوئے
مسند نشین انجمن اولیا ہوئے

دو دن کے بھوکے پیاسے تھے اطفالِ نازنیں ۲ دریا دلی پہ تشنہ لبوں کی صد آفریں
مرنے کو کھیل سمجھے ہوئے تھے وہ مہ جبیں عاشور کی وہ دھوپ وہ جلتی ہوئی زمیں

سیراب دشمنِ خلفِ بوترابؑ تھے
پیارے امام عصر کے محتاج آب تھے

٭

Presented by Ziaraat.Com

ہمت یہ تھی کہ رہ گئی مردوں میں ان کی بات
کی نصرتِ حسینؑ بڑے حوصلے کے سات
کس بل ہیں ذوالفقار تھی ڈبھوڑ چھوٹے ہات
۳
تھا پرزے پرزے کافروں کا جامۂ حیات
آنکھوں میں دن سیہ تھا شبِ تار کی طرح
کٹتے تھے رشتے عمر کے زنّار کی طرح

لی ایسے ایسے بچوں نے مردانگی کی داد
دشوار کیا تھا باقرِ معصومؑ کو جہاد
پر تھی ازل سے مصلحتِ خالقِ عباد
۴
ہو جانشینِ عابدِؑ بیکس یہ خوش نہاد
صدمے اسی سبب سے اٹھائے پدر کے ساتھ
تیغِ ستم سے بچکے پھر آئے پدر کے ساتھ

منظورِ حق کو رکنِ امامت کا تھا قیام
دفتر میں اوصیا کے رقم ہو چکا تھا نام
تھا حکمِ ذوالجلال یہ ہوں پانچویں امام
۵
قائم رہے شریعتِ پیغمبرِ انام
دیں امتحانِ صبر بزرگوں کی شان سے
حجت تمام کر کے سدھاریں جہان سے

حمدِ خدا میں کٹتے رہے امتحاں کے دن
شاکر ہوا خطابِ شہنشاہِ انس و جن
قائل تھے حلمِ شاہ کے سب کو دک و مسن
۶
ہر رنج میں رہا دلِ آگاہ مطمئن
کینہ بھرا ہوا تھا جو قلبِ ہشام میں
تکلیف دی بُلا کے مدینے سے شام میں

جس شخص کے سپرد تھے زنداں کے اسیر
جا کر کہا ہشامِ لعیں سے اُس نے کہ اے امیر
ہوگا فساد بگڑے ہوئے ہیں جوان و پیر
۷
پاک دل ہے تجھ سے کرینگے اک مجمعِ کثیر
باقرؑ کو کر دے جلد رہا قیدِ سخت سے
ہشیار اے ہشام خلافت کے تخت سے

گھبرا گیا ہشام سُنا جب یہ ماجرا | حضرت کو قید خانے سے فوراً رہا کیا
راہی ہوئے مدینہ کی جانب شہ ہدا ۸ تھے ہمرکاب چند رفیقانِ باوفا
ظالم نے کی یہ فکر کہ ایذا ہو راہ میں
کھانے کی کوئی شئے نہ مہیا ہو راہ میں

پابندِ حکمِ حاکمِ جابر تھے بے ادب ۹ قیمت سے کوئی چیز نہ دیتے تھے ہے غضب
فاقے سے تین روز رہا سرورِ عرب | جس طرح کربلا میں اٹھایا تھا یہ تعب
گذرے تھے اتنے دن بھوک پیاس میں
دل تھا ہجوم حسرت و اندوہ و یاس میں

شکرِ خدا کیا شہ عالی مقام نے | دی بد دعا بھی اُس کو نہ شاہِ انام نے
افسوس دم لیا نہ عدوے امام نے ۱۰ کی فکر قتلِ شاہِ دو عالم ہشام نے
تیار ایک زین ستمگار نے کیا
پیوست اس میں زہر سیہ کار نے کیا۔

اے وائے کس طرح کہے وہ مردِ بے خبر | ہوتے ہیں جس کے ہاتھ سے جاری امورِ شر
دشمن ہوئے مصر تو کہا شہ نے کیا خطر ۱۱ یہ حق ہے موت حق کی مشیت پہ ہے نظر
ظاہر ہوا شریر نے جو امرِ بد کیا
قاتل کا ہدیہ اہل کرم نے نہ رد کیا۔

رکھا گیا شتر پہ جو وہ زین زہر دار | جنت کی سیر کرنے کو حضرت ہوئے سوار
فی الفور ہو گیا اثرِ زہر آشکار ۱۲ اعضائے پاک سوج گئے اُترے بےقرار
حدت یہ تھی کہ خشک رگِ دل کا خوں ہوا
عابد کے لالہ رخ کا بدن نیل گوں ہوا

Presented by Ziaraat.Com